قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

# الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

ہفتہ 20/ اگست 2022ء | 22/ محرم 1444 ہجری قمری | 20/ ظہور 1401 ہجری شمسی | جلد: 4 | شمارہ: 175


## فرمانِ رسولؐ

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے جو دعا مانگا کرتے تھے وہ یہ تھی اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ اے اللہ ہمارے ربّ! ہمیں اس دنیا میں بھی حسنہ عطا فرما اور آخرت میں بھی۔

(صحیح البخاری کتاب الدعوات باب قول النبی ﷺ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ حدیث 6389)

## حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

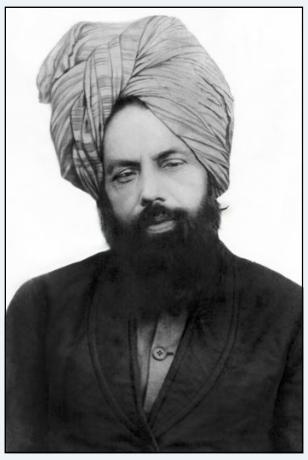

### رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کا کیا مطلب ہے؟

ابو سعید عرب صاحب نے حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کی کہ دعا رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرۃ:202) کے کیا معنی ہیں اور اس سے کیا مراد ہے؟ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا:

انسان اپنے نفس کی خوشحالی کے واسطے دو چیزوں کا محتاج ہے۔ ایک دنیا کی مختصر زندگی اور اس میں جو کچھ مصائب، شدائد، ابتلاء وغیرہ اسے پیش آتے ہیں ان سے امن میں رہے۔ دوسرے فسق و فجور اور روحانی بیماریاں جو اُسے خدا سے دور کرتی ہیں ان سے نجات پاوے۔ تو دنیا کا حَسَنَہ یہ ہے کہ کیا جسمانی اور کیا روحانی دونو طور پر یہ ہر ایک بلا اور گندی زندگی اور ذلت سے محفوظ رہے۔ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ایک ناخن میں ہی درد ہو تو زندگی بیزار ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جب انسان کی زندگی خراب ہوتی ہے۔ جیسے بازاری عورتوں کا گروہ کہ اُن کی زندگی کیسی ظلمت سے بھری ہوئی اور بہائم کی طرح ہے کہ خدا اور آخرت کی کوئی خبر نہیں۔ تو دنیا کا حَسَنَہ یہی ہے کہ خدا ہر ایک پہلو سے خواہ وہ دنیا کا ہو، خواہ آخرت کا، ہر ایک بلا سے محفوظ رکھے۔ اور فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً میں جو آخرت کا پہلو ہے، وہ بھی دنیا کے حَسَنَہ کا ثمرہ ہے۔

اگر دنیا کا حَسَنَہ انسان کو مل جاوے تو وہ فال نیک آخرت کے واسطے ہے۔ یہ غلط ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ دنیا کا حَسَنَہ کیا مانگنا ہے۔ آخرت کی بھلائی ہی مانگو۔ صحت جسمانی وغیرہ ایسے امور ہیں جن سے انسان کو آرام ملتا ہے اور اس کے ذریعہ سے وہ آخرت کے لئے کچھ کر سکتا ہے اور اسی لئے ہی دنیا کو آخرت کا مَزْرَعَہ کہتے ہیں کہ درحقیقت جسے خدا دنیا میں صحت، عزت، اولاد اور عافیت دیوے اور عمدہ عمدہ اعمالِ صالح اُس کے ہوں تو امید ہوتی ہے کہ آخرت بھی اُس کی اچھی ہو گی۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 600 ایڈیشن 1988ء)

## ارشادِ باری تعالیٰ

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۲﴾

(البقرۃ:202)

ترجمہ: اور انہی میں سے وہ بھی ہے جو کہتا ہے اے ہمارے ربّ! ہمیں دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حسنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

## فرمانِ خلیفہ وقت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ یہ دعا کرو کہ ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ اس میں صرف آخرت کے عذاب نار کی طرف ہی توجہ نہیں دلائی گئی بلکہ اس سے بچنے کی دعا کرو جو اس دنیا کی بھی آگ ہے۔ اس دنیا میں بھی آگ کا عذاب ہوتا ہے۔ پس اس دعا میں دنیا اور آخرت دونوں کے عذاب نار سے بچنے کے لئے دعا سکھائی گئی ہے۔ دنیا کے عذاب نار جو ہیں وہ بھی قسما قسم کے ہیں، مصیبتیں ہیں اور دکھ ہیں جو اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو عذاب کے بجائے حَسَنَہ بن جاتے ہیں۔ اس دنیا میں عذاب نار کی ایک مثال جیسا کہ میں نے ذکر کیا آجکل بعض ملکوں کے جو حالات ہیں وہ بھی ہیں۔ کوئی پتہ نہیں کہ گھر بیٹھے یا بازار میں پھرتے ہوئے کہاں سے بندوق کی گولی آئے اور کوئی گولہ پھٹے اور انسان کو لہولہان کر دے یا اُس کی زندگی لے لے۔ کئی جانیں اسی طرح ضائع ہو جاتی ہیں۔ جہاں ایسی باتیں ہو رہی ہوں، عمل ہو رہے ہوں، اس طرح کی زندگی ہو تو وہاں جب کوئی عذاب نار سے بچاؤ کی دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول کرتے ہوئے ان چیزوں سے بچا لیتا ہے۔ آجکل کے شرور جو دہشت گردوں نے پیدا کئے ہوئے ہیں، اُن سے بچنے کے لئے بھی یہ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ کی دعا ہے۔

(خطبہ جمعہ 8 مارچ 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

## اس شمارہ میں


- پھلے پھولے چمن پیارا مرے اللہ! خلافت کا (منظوم)
- گُلیاں (Money Box)
- ایک شہرہ آفاق صداقت انفاس خطیب
- مجرمانہ ارضی قیادت
- واقعات حضرت نواب مبارکہ بیگمؓ
- ’’اپنے جائزے لیں‘‘

## دربارِ خلافت

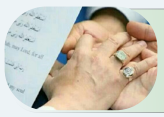

# ’’چاہئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں‘‘

(حضرت مسیح موعودؑ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پس ہر احمدی کا کام ہے کہ خدا تعالیٰ کے احسانات کا شکر گزار ہو کہ اُس نے ہمیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آنے والے زمانے کے مسیح موعود اور مہدی معہود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ لیکن یہ شکر گزاری کس طرح ہو گی؟ اس شکر گزاری کے لئے ہمیں اپنی خواہشات کو صحیح اسلامی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنی ہو گی، اپنے جذبات کی قربانی دینی ہو گی، حقیقی تعلیم کو سمجھنے کے لئے محنت کرنی ہو گی، پس اِس طرف ہمیں بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

باتیں تو بہت سی کرنے والی ہیں لیکن ابھی وقت نہیں کہ مَیں ساری باتیں اسی وقت کھول کر بیان کروں۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس زمانے میں فاصلوں کی دُوری کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے جماعت اور خلافت کے تعلق کو جوڑ دیا ہے۔ اس لئے میرے خطبات اور مختلف پروگراموں کو ضرور سنا کریں۔ مَیں نے جائزہ لیا ہے بعض عہدیداران بھی خطبات کو باقاعدگی سے نہیں سنتے۔ یہ خطبات وقت کی ضرورت کے مطابق دینے کی کوشش کرتا ہوں۔ اس لئے اپنے آپ کو اِن سے ضرور جوڑیں تا کہ دنیا میں ہر جگہ احمدیت کی تعلیم کی جو اکائی ہے اس کا دنیا کو پتہ لگ سکے۔

آخر میں مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند ارشادات آپ کے سامنے رکھوں گا جن سے پتہ چلتا ہے کہ آپ اپنی جماعت کو کس معیار پر دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ: ’’ضروری ہے کہ جو اِقرار کیا جاتا ہے کہ مَیں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا، اِس اِقرار کا ہر وقت مطالعہ کرتے رہو اور اس کے مطابق اپنی عملی زندگی کا عمدہ نمونہ پیش کرو‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 605 ایڈیشن 2003ء)

پھر آپ نے فرمایا کہ: ’’خدا تعالیٰ کی نصرت اُنہی کے شامل حال ہوتی ہے جو ہمیشہ نیکی میں آگے ہی آگے قدم رکھتے ہیں۔ ایک جگہ نہیں ٹھہر جاتے اور وہی ہیں جن کا انجام بخیر ہوتا ہے‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 456 ایڈیشن 2003ء)

پھر فرمایا ’’اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ دعا سکھلائی ہے کہ اَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ (الاحقاف: 16) میرے بیوی بچوں کی بھی اصلاح فرما۔ اپنی حالت کی پاک تبدیلی اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہئے کیونکہ اکثر فتنے اولاد کی وجہ سے انسان پر پڑ جاتے ہیں اور اکثر بیوی کی وجہ سے‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 456 ایڈیشن 2003ء)

پھر فرماتے ہیں کہ: ’’چاہئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 272 ایڈیشن 2003ء)

فرمایا کہ: ’’ہماری جماعت کو یہ بات بہت ہی یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی حالت میں نہ بھلایا جاوے۔ ہر وقت اُسی سے مدد مانگتے رہنا چاہئے۔ اُس کے بغیر انسان کچھ چیز نہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 279 ایڈیشن 2003ء)

پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک ہم میں پاک تبدیلیاں ہیں؟ کس حد تک ہم اپنے بچوں کو بھی جماعت سے جوڑنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ کس حد تک ہم قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کر رہے ہیں؟ ایسا عمل کہ غیر بھی ہمیں دیکھ کر برملا کہیں کہ یہ ہم سے بہتر مسلمان ہیں۔ کیا ہمارے نمونے ایسے ہیں کہ اسلام کے مخالف ہمیں دیکھ کر اسلام کی طرف مائل ہوں؟ اگر ہم یہ معیار حاصل کر رہے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ باتیں جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کے قرب کا باعث بنائیں گی وہاں ہمیں تعداد میں بھی بڑھائیں گی اور جماعت کے خلاف جو مخالفتیں ہیں ایک دن ہوا میں اُڑ جائیں گی۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اور مجھے بھی ایمان و ایقان میں ترقی دے اور ہر لمحہ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور دشمن کے ہر منصوبے کو خاک میں ملا دے۔

(خطبہ جمعہ 27؍ ستمبر 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

## پھلے پھولے چمن پیارا مرے اللہ! خلافت کا

رہے پرچم بہت اونچا مرے اللہ! خلافت کا
سروں پر ہو گھنا سایا مرے اللہ! خلافت کا

قدم رکھو ذرا بڑھ کر بلندی پر بہت آگے
مقام ارفع بہت اعلیٰ مرے اللہ! خلافت کا

کرو سجدوں میں گریہ تم، دعاؤں سے مدد مانگو
کہ چمکے عرش پر تارا مرے اللہ! خلافت کا

یہ منصب آپ کے شایاں، فرشتے جس پہ ہیں درباں
یہ رتبہ آپ کو زیبا مرے اللہ! خلافت کا

مرے اللہ کی بخشی ہوئی اک نعمتِ عظمیٰ
ملا ہے مجھ کو سرمایہ مرے اللہ! خلافت کا

مسیحِ پاک کا گلشن رہے قائم، رہے دائم
پھلے پھولے چمن پیارا مرے اللہ! خلافت کا

تعلق ہے اگر پختہ تو ہو گی تمکنت حاصل
پسندیدہ یہی رستہ مرے اللہ! خلافت کا

اسی سے دین کی شوکت خدا کے فضل و احساں سے
یہ وعدہ ہے مسرت زا مرے اللہ! خلافت کا

خلافت کے لیے ہم نے ہے جاں رکھ دی ہتھیلی پر
سدا روشن رہے چہرہ مرے اللہ! خلافت کا

لہو دے کر نکھاریں گے رخِ روشن جبیں تیری
کریں گے رنگ دوبالا مرے اللہ! خلافت کا

بیاں کیسے کریں خالدؔ! فضائل ہم خلافت کے
فلک سے جا ملا رتبہ مرے اللہ! خلافت کا

ڈاکٹر عبدالکریم خالد

اداریہ

# کُلیاں (Money Box)

## بچوں اور بڑوں میں مالی قربانی کا شوق اور عادت ڈالنے کا ذریعہ

گزشتہ دنوں قادیان سے مکرمہ امۃ الشافی رومی، جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بھارت نے روزنامہ الفضل آن لائن کے جلسہ سالانہ نمبر کے لئے ''ممبرات لجنہ اماء اللہ بھارت کی قربانیاں اور خلافت سے وابستگی'' کےعنوان پر اپنا ایک مضمون بھجوایا۔ جو انہوں نے ادارہ الفضل کی درخواست پر تحریر کیا ہے اور یہ مضمون 2؍اگست 2022ء کے شمارہ کی زینت بنا ہے۔

موصوفہ نے اپنے اس مضمون میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی مالی تحریک بابت ''یورپ میں دو نئے مراکز'' کے تحت حضور رحمہ اللہ کا ایک اقتباس درج کیا ہے جو جلسہ سالانہ قادیان 1991ء کے لجنہ اماء اللہ مستورات سے خطاب سے لیا گیا ہے۔ جس میں قادیان کی مستورات اور ناصرات کی مالی قربانیوں کے اشتیاق کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے حضورؒ فرماتے ہیں۔

''۔۔۔۔خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہندوستان کی لجنات میں سے سب کے متعلق تو میں نہیں کہہ سکتا۔ لیکن قادیان کی لجنہ کے متعلق کہہ سکتا ہوں کہ مالی قربانی میں یہ بے مثل نمونے دکھانے والی ہے۔ قادیان کی جماعت ایک بہت غریب جماعت ہے۔ لیکن میں نے ہمیشہ دیکھا ہے کہ جب بھی کوئی تحریک کی جائے یہاں کی خواتین اور بچیاں ایسے ولولے اور جوش کے ساتھ اس میں حصہ لیتی ہیں کہ بعض دفعہ میرا دل چاہتا ہے کہ ان کو روک دوں کہ بس کرو تم میں اتنی استطاعت نہیں ہے اور واقعۃً مجھے خوشی کے ساتھ ان کا فکر بھی لاحق ہو جاتا ہے۔ لیکن پھر میں سوچتا ہوں کہ جس کی خاطر انہوں نے قربانیاں کی ہیں وہ جانے۔ وہ جانتا ہے کہ کس طرح ان کو بڑھ چڑھ کر عطا کرنا ہے۔ وہی اللہ اپنے فضل کے ساتھ ان کے مستقبل کو دین اور دنیا کی دولتوں سے بھر دے گا۔ ایک موقع پر جب میں نے مراکز کیلئے تحریک کی تو احمدی بچیوں نے جو چھوٹی چھوٹی کُلیاں بنا رکھی تھیں۔ عجیب نظارہ تھا کہ گھر گھر میں وہ کلیاں ٹوٹنے لگیں۔ اور دیواروں سے مار مار کے کلیاں توڑ دیں۔ چند پیسے، چند ٹکے جو انہوں نے اپنے لئے بچائے تھے وہ دین کی خاطر پیش کر دیئے۔ ہمارا رب بھی کتنا محسن ہے، کتنا عظیم الشان ہے! بعض دفعہ بغیر محبت اور ولولے کے کروڑوں بھی اسکے قدموں میں ڈالے جائیں تو وہ رد کر دیتا ہے، ٹھوکر بھی نہیں مارتا ان کی کوئی حیثیت نہیں مگر ایک مخلص ایک غریب پیار و محبت کے ساتھ اپنی جمع شدہ پونجی چند کوڑیاں بھی پیش کرے تو اسے بڑھ کر پیار اور محبت سے قبول کرتا ہے۔ جیسے آپ اپنے محبت کرنے والے اور محبوبوں کے تحفوں کو لیتی اور چومتی ہیں۔ خدا کے بھی چومنے کے کچھ رنگ ہوا کرتے ہیں۔ اور میں جانتا ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ ان معنوں میں خدا نے ان چند کوڑیوں کو ضرور چوما ہوگا۔۔۔۔۔''

(خطاب جلسہ سالانہ مستورات قادیان فرمودہ 27 دسمبر 1991ء)

(الفضل آن لائن 2؍اگست 2022ء)

موصوفہ نے مجھے خوشی اور فخریہ انداز سے یہ بھی بتایا (اور بتانے کا ان کا حق بھی بنتا ہے) کہ میں بھی ان خوش نصیب ناصرات میں شامل تھی جنہوں نے ان دو مراکز کی خرید کے لئے اپنی اپنی کُلیاں توڑ کر ان میں موجود رقم کو خلافت احمدیہ کے دربار میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔

الفضل آن لائن کے قارئین یہ بخوبی جانتے ہیں کہ پرانے وقتوں میں جب روپے کی کوئی زیادہ ریل پیل نہ ہوتی تھی، گھڑے، صراحی نما کُلیاں ملا کرتی تھیں۔ جسے گلّہ یا گلک بولتے تھے۔ جس میں چھوٹے اور بڑے بالخصوص بچے اپنی بچت یا جو رقم والدین سے جیب خرچ کے طور پر ملتی تھی یا سال بہ سال ملنے والی عیدی اس میں ڈالتے جاتے تھے۔ اور کسی اہم موقع پر جب کسی بڑی ضرورت کی چیز خریدنی ہوتی تو اسے توڑ کر رقم کو استعمال کیا جاتا اور وہ جشن کا سا سماں ہوتا تھا۔ اور گھر میں موجود بچوں (بہن بھائیوں) میں مقابلہ ہوتا تھا کہ دیکھتے ہیں کس کی رقم زیادہ جمع ہوئی ہے۔

اس دور میں گھر کے بچے ہی نہیں بلکہ بڑے بالخصوص خواتین نے بھی اپنی اپنی کُلیاں رکھی ہوتیں اور کسی تہوار جیسے عید وغیرہ پر توڑ کر اپنی زیب وزینت کے لئے خریداری کیا کرتیں۔ پھر زمانہ ذرا ترقی کی طرف بڑھنے لگا تو کمیٹی ڈالنے کا رواج زور پکڑ گیا۔ جس میں ہفتہ وار یا ماہوار اقساط کی صورت میں معینہ رقم اپنی طرف سے یا اپنے بچوں کی طرف سے نام بنام جمع کروانے لگیں۔ جس سے بعض سگھڑ اور تجربہ کار خواتین نے اپنی بچیوں کے جہیز اور گھر کی بڑی بڑی چیزیں بھی بنائیں۔

جہاں تک ان کُلیوں میں موجود رقم کو اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور تبلیغ کے لئے خرچ کرنے کا تعلق ہے تو اس سے جماعت احمدیہ کی تاریخ بھری پڑی ہے اور یہ تاریخ بہت روشن اور تابناک ہے۔ جب بھی کسی خلیفہ وقت نے مالی تحریک کی تو احمدی مستورات نے بڑھ چڑھ کر حصہ ڈالا اور اپنا ہر دلعزیز اور قیمتی زیور اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کیا وہاں احمدی بچوں اور بچیوں نے اپنی اپنی کُلیاں توڑ ڈالیں اور اس تحریک میں دے کر تاریخ احمدیت میں اپنے نام روشن کئے۔

کراچی کے ایک دوست نے ایک لمبا عرصہ قبل مجھے بتایا تھا کہ میں ایک معمولی تنخواہ کا ملازم ہوں اور عیال دار بھی ہوں۔ جلسہ سالانہ ربوہ پر شمولیت میرا شوق ہے۔ میں جنوری کے آغاز سے ہی اپنی تنخواہ میں سے رقم بچا کر اور اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ کاٹ کر کچھ رقم ماہ بماہ گلّہ میں ڈالتا جاتا ہوں اور دسمبر میں اسے توڑ کر ٹکٹ خرید کر جلسہ میں شامل ہوتا ہوں۔

قارئین کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ جب میری بڑی بیٹی عزیزہ قرۃ العین سلمہا اللہ 10سال قبل ہجرت کر کے برطانیہ آئیں تو آخری دنوں میں ایک گلّہ میرے سپرد کرتے ہوئے کہا کہ اس میں موجود رقم صدقہ کر دیں اور جب اسے توڑا گیا تو پانچ ہزار روپے کے لگ بھگ رقم نکلی جو صدقہ کر دی گئی۔

زمانہ جوں جوں جدید ہوتا گیا ان کُلیوں کی شکلیں اور نام بھی بدلتے گئے۔ مٹی کے برتنوں کے غلّوں کو خوبصورت پالش اور بیل بوٹوں سے سجایا جانے لگا۔ بچوں کو راغب کرنے کے لئے مختلف پرندوں اور جانوروں کی شکلوں کے خوبصورت گلّے متعارف ہوئے۔ اس کے بعد اس کو لکڑی اور ٹن کے باکس میں بدل دیا گیا جس پر ایک جندری (Lock) لگی نظر آتی تھی۔ بعد ازاں خوبصورت پلاسٹک، پھول بوٹوں والے ٹن یا کانچ کے مہنگے مہنگے غلّے بھی دیکھے بلکہ کسی کے گھر میں صدقہ کے لئے ایک ایسے Box کو دیکھنے کا موقع ملا جس کے اوپر ایسی کمپیوٹرائزڈ مشین لگی تھی جو اس باکس میں موجود رقم کو جمع کر کے Balance بھی بتاتی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ریزگاری اور سکّے جمع کرنے والے باکس کو درج ذیل ناموں سے پکارا جاتا ہے۔

Money Box, Cash Box, CoinBank, Penny Bank وغیرہ۔

مجھے یہ جان کرخوشی ہوئی کہ شعبہ وقف جدید برطانیہ نے مالی قربانی کو عام کرنے اور اس کا ذوق و شوق پیدا کرنے کے لیے مضبوط گتّے کے ایسے Box متعارف کروا رکھے ہیں جس پر Waqfe Jadeed Penny Bank لکھا ہوا ہے اور احمدی بچے، بچیاں اور واقفین نو، واقفات نو اس میں وقف جدید کے لئے رقم ڈالتے جاتے ہیں۔ جسے وقف جدید سال کے آخری مہینہ یعنی دسمبر میں کھول کر چندہ میں دے دیا جاتا ہے۔ اور یوں بچوں کو سارا سال چندہ دینے کی عادت بھی رہتی ہے اور بوجھ بنے بغیر چندہ بھی ادا ہو جاتا ہے۔ یہی کیفیت گھروں میں صدقہ باکس یا چندہ باکس کی ہوتی ہے۔

خاکسار کو بطور مربی سلسلہ پاکستان کے بڑے شہروں میں خدمت دین کا موقع ملا ہے اور اس دوران بے شمار احمدی ڈاکٹروں سے واسطہ رہا ان سے سلام دعا رہی۔ ان کے اخلاص کو قریب سے دیکھنے اور پڑھنے کا موقع ملا۔ ان میں بعض ڈاکٹرز کا یہ طریق رہا کہ وہ رات کو کلینک بند کرتے وقت اپنی انکم کا سولہواں حصہ اور موصی ہونے کی صورت میں دسواں حصہ کلینک میں موجود ''چندہ باکس'' میں ڈال کر گھر کو لوٹتے اور یوں خدا کا حق روز کے روز ادا ہوتا رہتا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ

بس آج بھی ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم بھی اپنے گھروں میں صدقہ باکس، چندہ باکس، وقف جدید، تحریک جدید باکسز کو رواج دیں اور وقت آنے پر چندہ دے کر خدا کے حضور سرخرو ہوں۔

کان اللہ معنا و ایدنا بنصرہٖ

(ابوسعید)

## اعلان ولادت

**• مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب یہ خوشخبری بھیجتے ہیں:**

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل واحسان سے ہمارے بیٹے عزیزم تاثیر احمد اور بہو عزیزہ نادیہ عارف طوبیٰ کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔

الحمد للہ علی ذلک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام لقمان احمد تجویز فرمایا ہے اور ازراہ احسان وقف نو کی مبارک تحریک میں قبول فرمایا ہے الحمد للہ۔ نومولود خاکسار کا پوتا اور مکرم عارف علی صاحب نیویارک امریکہ کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک خادم دین اور قرۃ العین بنائے خلافت کا مطیع و فادار اور سلطان نصیر بنائے اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی والی بابرکت اور فعال عمر دراز عطا فرمائے آمین

**ادارہ الفضل کی طرف سے مبارکباد قبول فرمائیں**

ہادی علی چوہدری۔ نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

# ایک شہرہ آفاق صداقت انفاس خطیب

## حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ

### قسط دوم۔ آخری

(تسلسل کے لئے ملاحظہ فرمائیں الفضل آن لائن مؤرخہ 18/ اگست 2022ء)

7جون 1985ء کو حضور رحمہ اللہ نے ملک کے تمام دانشوروں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

•’’تمام اہل فکر و دانش، تمام سیاستدان ان باتوں پر غور کریں اور جو کچھ میں کہہ رہاہوں اس کے متعلق معلوم کریں کہ یہ سچائی ہے یا نہیں… تم انسانی اقدار کو زندہ کرو، انسانی شرافت کو زندہ کرو، حق کو حق کہنا سیکھو۔باطل کو باطل کہنے کی جرأت اختیار کرو، اس کے بغیر یہ ملک بچتا نظر نہیں آتا۔

یادرکھیں ایک ہی خطرہ ہے اس ملک کو اور وہ مُلّائیت کا خطرہ ہے جو حدِّ اعتدال سے تجاوز کر کے نہایت ہی بھیانک شکل اختیار کر چکاہے اور سارے عالم اسلام کو لاحق ہو چکاہے۔تم لوگ اس کا ایک حصّہ ہو… ایک ہی نقصان ہے جو ہوگا وہ تمہارا نقصان ہے، ہوتا رہاہے اور مسلسل ہو رہا ہے، تمہاری آنکھیں بند پڑی ہیں اور مسلسل ہوتا چلا جائے گا۔تمہاری کوئی ضمانت نہیں ہے کیونکہ تاریخ بتارہی ہے کہ جب قوموں نے اپنے آپ کو برباد کرنے کا فیصلہ کرلیا تو خدا کی تقدیر یہ اعلان کیا کرتی ہے کہ ہاں تم ہلاک کئے جاؤ گے اور اس میں اسلام اور غیر اسلام کے ساتھ کوئی فرق نہیں کیا جاتا۔بغداد کے وہ مقتول بھی تومسلمان ہی تھے جو قرآن کوسروں پر لے کر گلیوں میں باہر نکلے تھے اور خدا کے نام پر یہ گواہیاں دے رہے تھے لیکن خدا کی غالب تقدیر نے ان کی ایک نہ سنی۔ کیونکہ اللہ جانتا تھا کہ ظالم قوم نے خود اپنی ہلاکت کے بیج بوئے ہیں۔اس لئے تمہاری تو یہ تاریخ ہے کوئی نام تمہیں بچا نہیں سکتا۔جن قوموں پر خدا کے نام پر خدا کی خاطر ظلم ہوتے ہیں اور وہ استقامت دکھاتے ہیں ان کو دنیا میں کوئی نہیں مٹا سکتا۔ اس لئے تم ہماری فکر نہ کرو۔ ربّ کعبہ کی قسم وہ خود ہماری حفاظت کرے گا۔تم اس پیارے وطن کی فکر کرو جو ہمیں بھی عزیز ہے اور تم سے زیادہ اس کے نقصان کا دکھ ہمیں پہنچے گا لیکن ہم اس معاملہ میں بے اختیار ہیں سوائے اس کے کہ ایک حرف ناصحانہ کہہ سکیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 7 جون 1985ء)

آپؒ نے 20جنوری 1989ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

•’’اگر تمہاری یادداشت چھوٹی ہے، اگر تمہاری نظر کوتاہ ہے تو ہم تمہیں بتارہے ہیں، ہم تمہیں دکھارہے ہیں کہ ایسے واقعات پہلے گزر چکے ہیں اور آئندہ بھی اگر تم وہ غلطیاں کرو گے جو پہلے کر چکے ہو تو ویسے ہی نتیجے دیکھو گے جو پہلے دیکھ چکے ہو اور اس قانون قدرت کو کوئی تبدیل نہیں کرسکتا۔ یہ بات ہے جو سمجھانے والی ہے اور اس کے لئے جماعت کو محنت کرنی چاہئے اور ان لوگوں کو یہ بھی بتادینا چاہئے کہ ہم کسی کے دشمن نہیں ہیں اور ہر ایک کی کمزوریوں سے باخبر ہیں۔ ہم جانتے ہیں تم میں سے اکثر ایسے ہیں جن کی نیّتیں ٹھیک ہیں اس لئے تم اپنے مفاد کی خاطر اگر ہمیں آج قربان کرسکتے ہو تو مجبور ہوکر کررہے ہو، ہمیں یہ بھی احساس ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہم جانتے ہیں کہ اس قربانی کے بعد تمہاری قربانی کا وقت بھی آنے والاہے۔ اس لئے ہم تمہیں متنبّہ کرتے ہیں کہ جس چھری کو تم آج ہماری گردن پر چلنے کی اجازت دو گے، خدا کی قسم!وہ چھری ضرور تمہاری گردن پر چلائی جائے گی۔ یہ وہ تقدیر ہے جس کو تم تبدیل نہیں کر سکتے اور کبھی اس میں تبدیلی نہیں ہوئی۔ لیکن ہماری گردن کی حفاظت کی خدا نے ضمانت دی ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20جنوری 1989ء)

14/اپریل 1989ء کو حضور رحمہ اللہ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

•’’ہمارا تو Birth Mark آنحضرتؐ اور خدا کی محبت ہے اسے کس طرح مٹاؤ گے۔ ہمارے گھروں کو جلادو، ہمارے جسموں کو جلادو، ہمارے اموال لوٹ لو، ہماری عورتوں، بچوں اور مردوں کو فنا کردو مگر خدا کی قسم! محمد مصطفیٰؐ کے خدا کی قسم!! اور کائنات کے خدا کی قسم!!! کہ احمدیت کے دل میں محمد مصطفیٰؐ اور اللہ کی محبت کا جو Birth Mark ہے اس کو تم نہیں مٹا سکتے۔ تمہیں طاقت کیا، استطاعت کیا ہے کہ ان دلوں تک پہنچ سکو؟ تمہاری آگیں جسموں تک جاکر ختم ہو جائیں گی۔ ہاں دلوں تک پہنچنے والی ایک آگ ہے جو خدا جلاتا ہے اور جب وہ فیصلہ کرے گا تمہارے دل پر بھڑکائی جائے گی تو دنیا کی کوئی طاقت تمہیں اس آگ کے اثرات سے بچا نہیں سکتی۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14/اپریل 1989ء)

27ستمبر 1991ء کو حضور رحمہ اللہ نے فرمایا:

•’’اس زمانہ میں عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ پاکستان اور بعض دوسرے ملکوں میں اتنی سوچ بھی باقی نہیں رہی کہ وہ باتوں کے آپس میں رشتے تو ملا کر دیکھیں کب سے پاکستان مصیبت میں مبتلا ہوا ہے؟ جب سے احمدیوں کو اسلام سے باہر نکالا ہے۔ اسلام کے اندر اسلام کی برکت کی یہی ایک ضمانت تھی، یہی ایک تعویذ تھا جس کے نام پر اسلام کا تقدّس جاری تھا اور اس تعویذ کو تو آپ نے نکال کر باہر پھینک دیا، پیچھے پھر اسلام کی برکتیں کیا، سب کچھ ہاتھ سے جاتا رہاہے اور مسلسل اس کے بعد سے سیاست گندی سے گندی ہوتی چلی جارہی ہے، بکتی جارہی ہے۔ Horse Trading کا محاورہ ایسے کھلے کھلے استعمال ہوتا ہے جیسے روزمرّہ کی کوئی بات ہے۔ کوئی شرم وحیا کی بات ہی نہیں رہی۔ کرپشن سر سے پاؤں تک، ناخنوں تک پہنچ گئی ہے۔ کوئی زندگی کا ایسا شعبہ نہیں جہاں بددیانتی کے بغیر کام چل سکے اور بے حیائی ایسی کہ دیکھیں سب کہتے ہیں الحمدللہ اسلام آرہاہے، اللہ کا بڑا احسان ہے کہ ہم اسلام کے قریب تر ہوتے چلے جارہے ہیں۔ کہاں اسلام کے قریب ہو رہے ہیں؟ کسی نے کبھی نہیں سوچا۔ اگر یہ ساری بدبختیاں اسلام ہیں تو نَعُوذُبِاللّٰہِ مِن ذٰلِكَ اس اسلام سے تو دُوری بہتر ہے۔ لیکن خدا گواہ ہے کہ یہ اسلام نہیں ہے۔ یہ بدبختیاں تمہاری شامت اعمال ہیں۔تم نے احمدیوں پر مظالم کر کے اسلام سے جو دُوری اختیار کی ہے یہ اس کی سزا ہے ورنہ اسلام سے قرب کی تو خدا سزا نہیں دیا کرتا۔ اسلام سے قرب کی تو جزا ہوتی ہے۔ پس یہ ساری مصیبتیں جو تم پر نازل ہو رہی ہیں تمہیں کون سمجھائے اور کیسے سمجھائے کہ اسلام سے قرب کے نتیجہ میں نہیں بلکہ اسلام سے دُوری کے نتیجہ میں ہیں۔ اسلام کے بنیادی حسین منصفانہ قوانین کو تم نے بالائے طاق رکھ دیا بلکہ بھاڑ میں جھونک دیا اور کبھی تم نے ضمیر کی ادنیٰ سی کسک بھی اپنے دل میں محسوس نہیں کی کہ ہم کیا کر رہے ہیں؟ مقدّس اسلام کو کیسے استعمال کر رہے ہیں؟ اور مَکۡرٌ فِی آیَاتِنَا ہے کہ وہ جاری ہے اور مسلسل چلتا چلا جا رہا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27 ستمبر 1991ء)

8مئی 1992ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا:

•’’اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا کَانَ رَبُّكَ لِیُھۡلِكَ الۡقُرٰی بِظُلۡمٍ وَّاَھۡلُھَا مُصۡلِحُوۡنَ ﴿۱۱۸﴾ (ہود :118) فرمایا: اگر ہمارے عذاب سے کسی بستی نے بچنا ہے تو ان کے اہل کو مُصلِحُون ہونا پڑے گا۔ یہ نہیں فرمایا کہ شریعت کا قانون جاری کرنا پڑے گا۔ اگر لوگ بد بخت ہیں، لوگ گندے ہیں، ظالم ہیں، سفّاک ہیں تو شریعت کا قانون کیسے ان کو بچا سکتا ہے۔ شریعت کا قانون تو جاری ہو چکا ہے ان بے وقوفوں کو یہ بھی سمجھ نہیں آرہی۔ وہ انہوں نے جاکر تھوڑا کرنا ہے۔ وہ تو چودہ سو سال پہلے حضرت اقدس محمد مصطفیٰؐ پر نازل ہو کر جاری ہو چکا ہے اور اس قانون پر عمل کرنے سے دنیا کی کوئی حکومت روک نہیں رہی.......... اگر مسلمان شریعت پر عمل نہیں کر رہے اور محمد مصطفیٰؐ کی شریعت پر عمل نہیں کر رہے تو ضیاء یا نواز شریف کی شریعت پر کیسے عمل کریں گے۔ کیا یہ خدا سے بڑے لوگ ہیں۔ ان کو علم ہے کہ شریعت تو محمد مصطفیٰؐ پر خدا کی طرف سے نازل ہوئی تھی۔ پھر بھی اگر وہ عمل نہیں کر رہے اور یہ انتظار کر رہے ہیں کہ ضیاء یا نواز شریف کا قانون جاری ہو تو ہم پھر عمل شروع کریں تو اس شریعت پر عمل کرنے سے تو بہتر ہے کہ جہنّم میں چلے جائیں کیونکہ جو شریعت خدا کی خاطر نہیں بلکہ بندے کی خاطر اطلاق پاتی ہے تو اس شریعت کی کوئی بھی حقیقت نہیں۔ وہ شرک ہے۔ پس یہ بے وقوفی کی حد ہے۔ اس قوم کو اگر بچنا ہے تو وہی نسخہ استعمال کرنا ہو گا جو قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے۔ وہاں نفاذ شریعت کا حکومت کے تعلق میں کوئی ذکر نہیں ملتا۔ نفاذ شریعت کا بندوں، انسانوں کے تعلق میں ذکر ملتا ہے۔ فرمایا ہے لوگ مصلح بن جائیں گے، اپنی اصلاح کریں گے اور دوسروں کی اصلاح کریں گے تو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ وہ بچائے جائیں گے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 8مئی 1992ء)

11دسمبر 1992ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

•’’جب خدا کے گھر کا تقدس لوٹنے والوں سے ایک جگہ تم محبت اور پیار کا سلوک کرتے ہو، ان کو اپنی تائید مہیا کرتے ہو، ان کی پشت پناہی کرتے ہو تو کل جب تمہارے ساتھ یہ ہو گا تو کس طرح خدا سے توقع رکھتے ہو کہ خدا کی تقدیر تمہاری پشت پر آ کر کھڑی ہو گی۔

یہ تقدیریں وہی ہیں جو ہمیشہ سے اسی طرح چلی آرہی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باربار متنبہ کیا کہ دیکھو تم جو حرکتیں کر رہے ہو یہ ضائع نہیں جائیں گی۔ خدا کی تقدیر ضرور تمہیں پکڑے گی۔

؎ قرض ہے واپس ملے گا تم کو یہ سارا اُدھار

تم اپنی مستقبل کی تقدیر بنا رہے ہو۔حقیقت یہ ہے کہ آج کا خائن عالم ہے جو کل کے مسلمانوں کی بربادی کا ذمہ دار ہے اور کل کا خائن عالم تھا جو آج کے مسلمانوں کی بربادی کا ذمہ دار ہے۔ اس خائن کو پکڑو، اس سے حساب لو۔ اگر تم اس خائن سے حساب لو گے تو خدا تعالیٰ کی تقدیر تمہاری تائید میں اٹھ کھڑی ہوگی اور تمہارے مخالفوں سے حساب لیا جائے گا۔ ورنہ تم تو خود حساب دینے کے مقام پر آ کھڑے ہو گئے ہو۔ ایک واقعہ نہیں، دو واقعات نہیں، بار بار مساجد کی بے حرمتی کی گئی، ان کو ظلموں کا نشانہ بنایا گیا۔عبادت کرنے والوں کو رستوں میں گھسیٹا گیا،ان کو مارا گیا، ان کو اس بات کی سزا دی گئی کہ کیوں تم خدا کی عبادت کر رہے تھے۔ اور اب جب یہ سب کچھ ہو رہا ہے تو اچانک غیرت دینی اٹھ کھڑی ہوئی ہے...... پاکستان میں ایک انگلی نہیں اٹھی جس نے اتنی مسجدوں کی شہادت کے وقت ان ظالموں اور بدکرداروں کو روکنے کی کوشش کی ہو... اگر تم باز نہیں آؤ گے، اپنی اصلاح نہیں کرو گے اور خدا کے تعلق کی بنا پر اپنی سوچ کی، اپنی قدروں کی اصلاح نہیں کرو گے، اگر اپنے قبلے درست نہیں کرو گے تو اسی طرح بھٹکتے رہو گے۔ اسی طرح ظلم کا شکار رہو گے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 11 دسمبر 1992ء)

14/مارچ 1994ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

•’’میں تمہیں خدا کے غضب سے ڈراتا ہوں اور خدا کی قسم! مَیں تمہیں خدا کے غضب سے پھر ڈراتا ہوں۔ اگر تم خدا کے سامنے ایسے باغیانہ رویّے سے باز نہیں آئے تو وہ ضرور تم سے نپٹے گا۔ اور ہماری ہمدردی کی دعائیں بھی تمہارے کسی کام نہیں آئیں گی۔ مگر میں جماعت کو تلقین کرتا ہوں کہ ان لوگوں کی بقا کی خاطر ان لوگوں کو عذاب سے اور عذاب الیم سے بچانے کے لئے دعائیں ضرور کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے اور ہوش دے اور ظالمانہ رویّے تبدیل کئے جائیں۔ آراء میں تبدیلیاں پیدا ہوں اور جو ظلم مسلط ہے وہ ظلم اللہ تعالیٰ کاٹ کر الگ پھینک دے۔ اب تو یہی چل رہا ہے کہ بظاہر مُلّاں کا نام لیا جاتا ہے۔ مگر ہمیشہ سیاست ہے جو احمدی خون اور احمدی عزت کو مُلّاں کے ہاتھوں میں فروخت کرتی ہے۔ مَیں نے ہمیشہ دیکھا ہے جب بھی ایسی خبر آتی ہے کوئی کہ دیکھو آٹھویں ترمیم کو مٹانے کا فیصلہ کر لیا گیا اور پوری کی پوری جائے گی تو مجھے فوراً سمجھ آجاتی ہے کہ بڑا خطرہ درپیش ہے۔ بعض احمدی بھولے پن میں مجھے لکھتے ہیں کہ الحمد للہ وہ وقت آ گیا کہ جب جماعت کے اوپر لٹکی ہوئی آٹھویں ترمیم کی تلوار جو ہے وہ کاٹ کر الگ پھینک دی جائے گی۔ میں ان کو سمجھاتا ہوں بھولے بچو! خدا کا خوف کرو یہ سودا کیا جا رہا ہے مارکیٹ میں۔ اعلان کیا جا رہا ہے، مُلّاں کو مخاطب کر کے بتایا جا رہا ہے۔ یہ ایک چیز ہمارے ہاتھ میں ہے اگر تم باز نہ آئے اور ہم سے تعاون نہ کیا تو پھر ہم یہ بھی کر سکتے ہیں۔ یہ جو وہ اعلان کرتے ہیں اس کی مثال تو سودا کے اس فقرے کی یاد دلاتی ہے کہ ’’لانا بے غنچے میرا قلمدان‘‘ تو یہ سیاستدان قلمدان مانگتے ہیں۔ اگر تم نے ہم سے تعاون نہ کیا تو ہمارے ہاتھ میں قلم ہے اور نوشتۂ تقدیر ہمارے ہاتھ میں آج تھمایا گیا ہے۔ ہم نے اس قلم سے اگر تمہاری امیدوں پر سیاہی پھیر دی تو پھر نہ کہنا ہمیں خبردار نہیں کیا تھا۔ چنانچہ ہمیشہ بلا استثناء اس ’’لانا بے غنچے میرا قلمدان‘‘ کی آواز سن کر مولوی دوڑا چلا جاتا ہے ان کی چوکھٹوں پر سجدے کرتا ہے۔ کہتا ہے جو مرضی کر لو ہم حاضر ہیں، تعاون کریں گے۔ حکومتیں الٹانے میں تمہارے ساتھ ہوں گے لیکن احمدیوں کے متعلق یہ جو تحریر لکھی گئی ہے اس کو منسوخ نہ کریں۔ ایک تو یہ قلم ہے جس کی بات کرتے ہیں۔ ایک صاحب لوح و قلم بھی تو ہے جس کے ہاتھ میں لوح بھی ہے اور قلم بھی ہے، جس کی لکھی ہوئی تقدیر کو کوئی کاٹ نہیں سکتا اور کوئی باطل نہیں کر سکتا۔ مَیں اس خدائے لوح و قلم سے تمہیں ڈراتا ہوں۔ خدا کی قسم اگر تم نے اپنے قلم کا غلط استعمال بند نہ کیا تو خدا کا قلم تمہاری قوموں پر تمہاری ذات پر تنسیخ کا نقش پھیر دے گا۔ تم تاریخ کا حصہ بن جاؤ گے اور دردناک حصہ بن جاؤ گے، عبرتناک وجود بن جاؤ گے۔‘‘

(خطبہ عیدالفطر 14/ مارچ 1994ء)

1997ء میں پاکستان میں ایک شدید آئینی بحران پیدا ہوا۔ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے خطبہ جمعہ 28 نومبر اور پھر 5 دسمبر 1997ء میں روشنی ڈالی اور قوم کے دانشوروں کو قائد اعظم کے تصوّر انصاف کی طرف لوٹنے کی نصیحت فرمائی۔ ذیل میں اس 5 دسمبر خطبہ جمعہ سے اقتباس ہدیۂ قارئین ہے۔حضور رحمہ اللہ نے فرمایا:

•’’میں اب بھی یقین رکھتا ہوں کہ اگر یہ آئین جس کا میں ذکر کر رہا ہوں یہ اسی طرح رہنے دیا گیا اور کوئی اور تبدیلی کا دور ایسا نہ آیا کہ اس آئین کو اٹھا کر ایک طرف پھینک دے تو یہ آئین ملک کو برباد کر دے گا اور اگر یہ آئین توڑا گیا تو بہتر ہے ورنہ یہ آئین ملک کو توڑ دے گا۔ اس لئے آخری بھلائی اور خیرسگالی ملک کی ہے۔ یہ بات ایسی ہے جس میں کوئی شک نہیں... یہ وجہ ہے جو میں یقین سے کہتا ہوں کہ اگر یہ قانون یا یہ بنیادی ملک کا قانون جماعتی حقوق کو اسی طرح نظرانداز کرتا رہا اور اس میں مناسب تبدیلیاں نہ لائی گئیں تو پھر یہ قانون خود اس ملک کو چاٹ جائے گا جس ملک نے ہمارے حقوق چاٹے ہوئے ہیں۔ اس میں کسی انسانی کوشش کا کوئی دخل نہیں، کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔ اس ملک کے قانون بنانے والوں کا خود اب آئندہ اس میں امتحان ہے کہ وہ ناجائز، غیر منصفانہ قانون کو ملک پر ٹھونسے رکھیں گے یا اسے تبدیل کریں گے۔

......انقلاب اگر قانون یعنی موجودہ آئین کو بہا نہ لے گیا تو پھر وہی بات ہوگی کہ آئین اس ملک کو بہا لے جائے گا۔ یہ فکر ہے جس کے لئے میں جماعت کو بھی متوجہ کرتا ہوں کہ دعاؤں میں اس ملک کو یاد رکھیں۔ اکثر احمدیوں کا وطن نہیں ہے کیونکہ بھاری اکثریت احمدیوں کی اب دوسرے ملکوں میں پیدا ہو چکی ہے۔ لیکن اگر میرا وطن ہے یا ان کا وطن ہے جن کی کوششوں اور قربانیوں سے دراصل ساری دنیا میں احمدیت پھیل رہی ہے تو پھر تمام دنیا کو اس ملک سے اس قدر ہمدردی ہونی چاہئے کہ اسے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس ملک کی بھلائی فرمائے اور ملک کی رائیں اور آئین تبدیل ہو لیکن ملک ہاتھ سے نہ جاتا رہے۔ یہ وہ دعا ہے جس کی طرف میں سمجھتا ہوں کہ توجہ کرنا لازم تھا۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 دسمبر 1997ء)

12 دسمبر 1997ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں بیان فرمودہ مضمون کے تسلسل کو جاری رکھتے ہوئے پاکستان کے دردناک حالات کا ذکر کر کے کھلا کھلا انذار فرمایا۔ تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضورؒ نے سورۃ الانعام کی آیات 66 تا 68 کی تلاوت کی اور فرمایا:

• قُلۡ هُوَ الۡقَادِرُ عَلٰۤى اَنۡ يَّبۡعَثَ عَلَيۡكُمۡ عَذَابًا مِّنۡ فَوۡقِكُمۡ اَوۡ مِنۡ تَحۡتِ اَرۡجُلِكُمۡ اَوۡ يَلۡبِسَكُمۡ شِيَعًا وَّيُذِيۡقَ بَعۡضَكُمۡ بَاۡسَ بَعۡضٍ‌ؕ اُنۡظُرۡ كَيۡفَ نُصَرِّفُ الۡاٰيٰتِ لَعَلَّهُمۡ يَفۡقَهُوۡنَ ﴿۶۶﴾ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوۡمُكَ وَهُوَ الۡحَـقُّ‌ؕ قُلْ لَّسۡتُ عَلَيۡكُمۡ بِوَكِيۡلٍ ﴿۶۷﴾ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسۡتَقَرٌّ‌ وَّسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶۸﴾

(الانعام: 66-68)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے، تو ان سے کہہ دے کہ وہ یعنی اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ تمہارے اوپر سے بھی عذاب نازل کرے اور تمہارے پاؤں کے نیچے سے بھی یا تمہیں ایک دوسرے کے خلاف آپس میں مختلف گروہوں کی صورت میں لڑا دے اور تم میں سے بعض کی طرف سے بعض کو تکلیف پہنچائے۔ دیکھ ہم دلیلوں کو کس طرح بار بار بیان کرتے ہیں تا کہ وہ سمجھیں۔ اور تیری قوم نے اس امر یعنی پیغام محمد رسول اللہ کو جھوٹا قرار دیا ہے حالانکہ وہ سچا ہے۔ تو ان سے کہہ دے کہ مَیں تمہارا ذمہ دار نہیں۔ ہر ایک پیشگوئی کی ایک حد مقرر ہوتی ہے اور تم جلد ہی حقیقت کو جان لو گے۔

یہ سورۃ الانعام کی وہ آیات ہیں جن کا آج کل ہمارے ملک پر بعینہ اطلاق ہو رہا ہے۔ اور اس قوم نے جو اپنے وقت کے امام کو جھٹلایا ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰؐ کا سچا نمائندہ تھا تو عملاً انہوں نے حضرت محمد رسول اللہ کی پیشگوئیوں کا انکار کر کے آپؐ ہی کی تکذیب کی ہے خواہ یہ منہ سے مانیں یا نہ مانیں، اس حقیقت سے کوئی انکار ممکن نہیں۔ اگر حضرت مسیح موعودؑ حضرت اقدس محمد رسول اللہؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق ظاہر ہوئے تھے، جیسا کہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ آپؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق ہی ظاہر ہوئے، تو پھر آپؑ کا انکار آنحضرتؐ کے فرمودات کا انکار ہے اور اس انکار کے نتیجہ میں جو کچھ خدا تعالیٰ ایسی قوم سے سلوک فرمایا کرتا ہے ان آیات میں اسی کا ذکر ہے۔

......قُلۡ هُوَ الۡقَادِرُ عَلٰۤى اَنۡ يَّبۡعَثَ عَلَيۡكُمۡ عَذَابًا مِّنۡ فَوۡقِكُمۡ اَوۡ مِنۡ تَحۡتِ اَرۡجُلِكُمۡ ان کو بتا دو کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ تمہارے سر کے اوپر سے بھی عذاب لے آئے اور پاؤں کے نیچے سے بھی عذاب نکال دے یا تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دے، گروہ در گروہ بانٹ دے يَلۡبِسَكُمۡ شِيَعًا وَّيُذِيۡقَ بَعۡضَكُمۡ بَاۡسَ بَعۡضٍ اور تم میں سے ایک گروہ کی طرف سے دوسرے کو تکلیف پہنچے اور آپس میں لڑائی پیدا ہو اُنۡظُرۡ كَيۡفَ نُصَرِّفُ الۡاٰيٰتِ لَعَلَّهُمۡ يَفۡقَهُوۡنَ دیکھ ہم کس طرح کھول کھول کر اپنے نشانات کو بیان کرتے ہیں تا کہ یہ لوگ سمجھ سکیں۔ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوۡمُكَ وَهُوَ الۡحَـقُّ اور تیری قوم نے تجھے جھٹلا دیا حالانکہ جو بات تو لے کر آیا وہ حق تھی۔ قُلْ لَّسۡتُ عَلَيۡكُمۡ بِوَكِيۡلٍ ان سے کہہ دے کہ میں تم پر نگران نہیں ہوں۔ اللہ کی تقدیر جو فیصلہ کرنا چاہے گی وہ کرے گی اور میں اس میں کوئی دخل نہیں دے سکتا۔ تمہیں اللہ کی تقدیر سے نہ میں بچا سکتا ہوں نہ کوئی اور بچا سکتا ہے۔ یہ مفہوم ہے قُلْ لَّسۡتُ عَلَيۡكُمۡ بِوَكِيۡلٍ کا۔ تم اپنے اعمال کے خود ذمہ دار ہو، ان اعمال کی سزا چکھو گے تو مجھے ذمہ دار قرار نہ دو۔ لیکن اِس قوم کو دوسری قوموں کی طرح یہ عادت پڑ چکی ہے کہ اپنے گناہوں کی پاداش کو دوسروں کی طرف منتقل کرتے ہیں۔ وہ ذمہ داری خود قبول کرنے کی بجائے کسی دوسرے پر ذمہ داری ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں....

میں قوم کو دوبارہ متنبّہ کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰؐ کو مخاطب کر کے قرآن کریم نے جو کچھ فرمایا ہے یہ آپ کے ساتھ ہو رہا ہے اور مزید ہو گا۔ اگر آپ کو کوئی چیز بچا سکتی ہے تو آپ کی ایک دوسرے سے منافقت اور مناقشت نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کی متحدہ دعائیں ہی آپ کو بچا سکتی ہیں۔ جو بچانے والے ہیں ان کو تو آپ نے اپنا دشمن سمجھ لیا ہے۔

جن کی دعائیں خدا کے حضور، خدا کی بارگاہ میں قبولیت کے ساتھ دیکھی جاتی ہیں ان کو آپ نے اپنا دشمن بنا رکھا ہے اور آپ تو دعا کے مضمون سے ہی ناواقف ہیں۔صرف چیخ وپکار اور ایک دوسرے کو گالیاں دینا، ایک دوسرے کے گریبان چاک کرنا یہ آپ کا شیوہ بن گیا ہے۔اس لئے اس ملک سے بدبخت ملّاں کو نکالو، یہ آپ کی گردنوں پرسوار ہے یہی بحران لاتا ہے اور اگر آئندہ کوئی بحران مزید آیا تو یہی مُلّاں لانے کا سبب بنے گا۔ اس لئے اپنے دشمن کو پہچانو اور عقل کرو۔اگر پاکستان سے ملّائیت کا خاتمہ کر دیا جائے تو یہ ملک دنیا کے عظیم ترین ممالک میں شمار ہونے لگے گا۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے کوئی تبدیل نہیں کرسکتا، یہ ایک ایسا بیان ہے جسے قلم زد نہیں کیا جاسکتا۔آپ چیخیں چلّائیں جو مرضی اس کے خلاف کہیں لیکن اس بات کو اپنے دلوں پر، اپنے سینوں پر لکھ لیں کہ اس ملک سے اگر مُلّاں کا فساد دُور کر دیا جائے اور اسے اس ملک کے امورسلطنت میں دخل اندازی سے کلّیۃً الگ کر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ بہت بڑا عظیم ملک بن کر ابھر سکتا ہے۔ پس ہماری یہ تمنا ہے اور یہ دعائیں ہیں۔ اب انہیں جس طرح چاہیں غلط رنگ میں آپ پیش کرتے رہیں۔ مگر وہ غلط رنگ میں ان کا پیش کرنا آپ کے خلاف جائے گا۔ کیونکہ ہمیں ایک قادرمطلق پر ایمان ہے۔ہمیں یقین ہے کہ اللہ کی نصرت ہمارے ساتھ ہے اور وہ ہمارے دل کی آہوں کو سنتا ہے۔ اور تمہاری یاوہ گوئی جو سنتا ہے تو تمہارے خلاف ردّعمل کے لئے سنتا ہے، تمہاری یاوہ گوئی کو خود تمہارے خلاف استعمال کرنے کے لئے تمہاری باتیں سنتا ہے۔لیکن جماعت احمدیہ کی تائید میں ہمیشہ ہماری پشت پناہی پہ ہمارا خدا کھڑا ہے اور ہمیشہ کھڑا رہے گا آپ اس حقیقت کو تبدیل نہیں کر سکتے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12دسمبر 1997ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے خطبات میں آپؒ کے اندازِ بیان میں جلال اور سچائی اپنی چمک دکھاتی ہے۔آپؒ کے کئے گئے انذار سے قوم نے فائدہ نہیں اٹھایا تو وہ رفتہ رفتہ اس کے لئے خدا تعالیٰ کی ایسی تقدیر بن کر ظاہر ہوا کہ ساری قوم اس کے نتائج سے کراہنے لگی۔ اس انذار میں آپؒ کی کہی ہوئی ایک ایک بات پوری ہوئی۔ یہ تو اس قوم کا نصیبا تھا لیکن جہاں تک حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی اپنی قلبی کیفیت کا تعلق ہے، آپؒ اپنی قوم کو حقیقی خطرات اور امڈتے ہوئے عذابوں سے بچانے کے لئے بار بار اور مسلسل آگاہ فرماتے رہے۔ خدا کے برگزیدوں کے انذار بھی خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے راستے سے روکیں دور کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ وہ برکتیں اور رحمتیں جو یہ قوم سمیٹ سکتی تھی ان کے لئے آپ انہیں سالہا سال متوجہ کرتے رہے۔مگر قوم نے خوشخبریوں کے اس اصل پیغام پر نہ توجہ دی اور نہ ہی اس انذار سے فائدہ اٹھایا۔چنانچہ وہ پستیوں کی ڈھلوانوں پر اترتی چلی گئی حتّٰی کہ حقیقی مصائب کا شکار ہوگئی۔آپؒ نے بار بار اپنی جماعت کو بھی اس ملک اور قوم کے لئے دعاؤں کی اپیل کی اور خود بھی شب وروز دردمندانہ دعائیں کیں۔

آپؒ کو اپنے وطن پاکستان سے بیحد ہمدردی تھی اور اس کے انداز یہ تھے کہ ایک طرف اس کے لئے دل سے اُٹھی ہوئی بے چین دعائیں آپؒ کے لبوں پر مچلتی تھیں تو دوسری طرف ان کی بہبود کے لئے درجِ ذیل قسم کی تمنّائیں کروٹیں لیتی تھیں۔ آپؒ فرماتے تھے:

’’اللہ تعالیٰ قوم کو معاف فرمائے اور عذابوں اور تکلیفوں سے نجات بخشے۔ ویسے میرا ذاتی ایمان یہ ہے کہ جب تک اس ملک میں احمدیت کی عزت واحترام کو قائم نہیں کیا جاتا اور غیرمسلم قرار دیا جاتا ہے، خدا تعالیٰ کی ناراضگی اس کا پیچھا نہیں چھوڑے گی۔ اس وجہ سے فکر بھی پیدا ہوتا ہے اور دعا کی طرف بھی توجہ ہوتی ہے۔ خدا کرے یہ قوم ہدایت پائے اور قوم کا مقدر جاگ اٹھے اور دنیا کی عظیم الشان قوموں میں شمار ہونے لگے۔ امرواقع یہ ہے کہ اس وقت اگر غریب کی سچی ہمدردی کہیں پائی جاتی ہے تو وہ صرف جماعت احمدیہ میں ہے.....ہر شخص غریب کو سیڑھی بنا کر حکومت کی مسند پر بیٹھتا ہے اور جھوٹے وعدوں سے اس کا پیٹ بھرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مجھے کراچی کے غریب مصیبت زدہ لوگوں کے حالات پڑھ کر سخت دکھ ہوتا ہے۔میرے بس میں ہوتا تو ان کی نئی بستیاں بناتا اور جب تک غرباء کی بہترین آبادیاں تیار نہ ہوجاتیں کراچی کی ترقی کی تمام دوسری سکیمیں بند کر دیتا۔‘‘

آپؒ اپنے ملک و قوم کے لئے خود بھی دست بدعا تھے اور تمام احمدیوں کو بھی جو پاکستان میں مقیم تھے یا بیرونی ممالک میں آئے ہوئے تھے، دردمند دل کے ساتھ دعا کی باقاعدہ تحریک فرماتے تھے۔آپؒ کی یہ دعائیں اور دعا کی بار بار تحریکات اپنے اندر وہ پیغمبرانہ سوز رکھتی تھیں جو ایک نقصان اور تباہی کی طرف جانے والی قوم کو روکنے کے لئے سچائی اور درد کے ساتھ کی جاتی ہیں۔چنانچہ آپؒ فرماتے ہیں:

’’پس آج کا پیغام میرا یہی ہے کہ ہمارا وہ ملک جس کے دکھوں کے ستائے ہوئے آپ لوگ یہاں آئے تھے جب خدا کی رضا آپ کو حاصل ہو گئی، جب اللہ نے اپنے پیار کی جنت آپ کو عطا کر دی تو اس کی بخشش کے لئے، اس کی ترقی کے لئے اور اُس کے استحکام کے لئے دعائیں کریں۔ اس کے سوا اپنے دل میں کچھ نہ رکھیں۔

کیونکہ خدا آپ سے یہ توقع رکھتا ہے کہ جب تم نے خدا کی رضا پالی، تمہیں خدا کا پیار مل گیا تو پھر اس کے بعد کسی کا شکوہ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔تم ان لوگوں کو معاف کر دو، ان سے محبت کا سلوک کرو۔ ان کے لئے دعائیں کرو اور دعا کرو کہ یہ محروم بھی تمہارے ساتھ مل کر الٰہی جنتوں میں داخل ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے بندو! اگر تم دکھ دینے والوں کو معاف کر دو گے تو میں تمہیں ضمانت دیتا ہوں وَ اللّٰہُ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ایسے احسان کرنے والوں سے اللہ بہت ہی محبت کرتا ہے۔تمہیں اللہ کی محبت کا مقام نصیب ہو جائے گا جو رضائے الٰہی کا بہت ہی پیارا اور آخری مقام ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں رہیں اور خدا کی محبت اور پیار کی نظریں ہم پر پڑتی رہیں ہم جس حال میں اور جس ملک میں رہیں رضائے باری اور محبت الٰہی کی جنت ہمیں حاصل رہے اور یہ جنت ہم سے کوئی چھین نہ سکے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 14 اکتوبر 1982ء مطبوعہ روزنامہ الفضل 13/ اکتوبر 1983ء)

الغرض حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے قبل از خلافت اور بعد از خلافت پاکستان اور دنیا کے دیگر ممالک، شہروں، قصبوں اور دیہاتوں میں علمی انفاس کا ایک خاکہ الگ باب ’’سوانحی خاکہ‘‘ میں پیش کیا جارہا ہے۔ یہ جہاں آپؒ کے علم و خطابت کی کثرت کے اندازے مہیّا کرتا ہے وہاں آپؒ کی روشن صفتِ خطابت کی اثر انگیزی، لذّت اور علوشان کی نشاندہی بھی کرتا ہے۔

تقاریب آمین، اعلانات نکاح، مجالس و تقریبات میں صدارتی خطابات، مساجد اور جماعتی مراکز کے سنگ بنیاد کی تقاریب پر خطاب یا کلمات، سکولوں، اداروں، مساجد، دفاتر وغیرہ وغیرہ کے افتتاحوں پر خطاب یا کلمات، ان کے علاوہ بھی بہت سے خطاب ہیں جو اس شمار میں نہیں آسکے۔ اسی طرح بعض جگہوں پر تو خطباتِ جمعہ کا ذکر ہو چکا ہے لیکن اکثر کا ذکر نہیں بھی ہوسکا جبکہ حضورؒ نے اپنے دورِ خلافت میں سوائے آخری علالت کے دنوں کے، تمام خطبات جمعہ ارشاد فرمائے۔ بہرحال آپؒ کے علمی انفاس کے بنیادی اور بڑے حصّے کی اس ریکارڈ میں نشاندہی کی گئی ہے۔ ہر بیان ہی ایک علمی خزانہ ہے جو آپؒ کی زبانِ مبارک سے ادا ہوا۔

---

ثمرہ خالد۔ جرمنی

بزمِ ناصرات

# واقعات حضرت نواب مبارکہ بیگمؓ

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفقت و محبت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں: میں پیسے مانگتی جو پہلی بار ہاتھ میں آجاتا پکڑا دیتے جو اکثر میری طلب زیادہ ہوتا تھا۔ آپ علیہ السلام فرماتے کہ

’’تمہاری قسمت ہے تھوڑا مانگتی ہو بہت ہاتھ میں آجاتا ہے اب یہی لو میں واپس کیوں رکھوں‘‘

ایک بار میں نے دو آنے مانگے روپیہ نکالا اور فرمایا ’’مانگے دو آنے نکل آیا روپیہ یہ تو تمہاری قسمت ہے‘‘

## لیچیوں کی فرمائش

میں بالکل چھوٹی تھی، گرمیوں کی دوپہر میں ہم سب نیچے کے کمروں میں رہا کرتے تھے بلکہ سردی کی راتیں بھی مجھے ان کمروں میں سونا یاد ہے پھر پلیگ جب ملک میں پھیلی تو آپ نیچے کی رہائش ترک کر دی تھی میں نے کہا مجھے لیچیاں دیں مگر قادیان میں ہر چیز کہاں ملتی اور نہ ابھی تک کہیں باہر سے آئی تھی حضرت اماں جان نے فرمایا کہ ’’اس کی باتیں تو دیکھیں بے وقت لیچیوں کی فرمائش اب کر رہی ہے‘‘

میں خفا سی ہو کر دوسرے کمرے میں جاکر لیٹ رہی اور سوگئی وہ کمرہ تھا جو ہمارے قادیان والے گھر کے صحن میں داخل ہو کر بائیں ہاتھ ایک برآمدہ اور پیچھے کمرہ ہے اس کے ساتھ ہی گول کمرہ ہے۔ مگر آپ کو کیا سمجھ میں آئے گا۔سوتے سوتے میری آنکھ کھلی تو آپ مجھے دونوں ہاتھوں پر اٹھائے لئے جارہے تھے۔ جاکر مجھے گود سے اتار کر بھرے ہوئے لیچیوں کے ٹوکرے کے پاس بٹھا کر کہا لو کھاؤ اور حضرت اماں جان سے فرمایا کہ

’’دیکھو چیز یہ مانگتی ہے اللہ تعالیٰ بھیج دیتا ہے‘‘

(از مبارکہ کی کہانی مبارکہ کی کہانی صفحہ 10-11)

نصیر احمد قمر۔ ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن

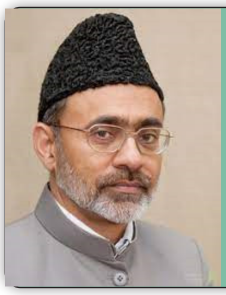

# مجرمانہ ارضی قیادت

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ جب بھی نوع انسانی ضلالت وگمراہی میں مبتلا ہوجاتی ہے، گناہوں کی کثرت، ظلم وستم اور قسما قسم کی بدیاں اپنی انتہا کو پہنچ جاتی ہیں تو وہ بنی نوع انسان کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے اپنے انبیاء کو مبعوث فرما کر ہدایت یافتہ آسمانی امامت کو قائم فرماتا ہے۔ پھر جو لوگ اس ہدایت یافتہ آسمانی امامت کو قبول کرتے ہیں وہ اپنے امام سے وابستگی کے نتیجہ میں اس کی دعاؤں اور روحانی توجہات کے فیض سے صلاحیت، نیکی اور تقویٰ کی راہوں میں آگے بڑھتے ہیں۔ ان کا دین بھی سنورنے لگتا ہے اور ان کی دنیا بھی اور وہ بتدریج ترقی اور کامیابی کی ارفع منازل کی طرف بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

اس کے مقابل پر اس ہدایت یافتہ آسمانی امامت کے منکرین اور انبیاء علیہم السلام کے مکذبین فسق وفجور اور ظلم وستم میں آگے بڑھتے ہیں اور دین و دنیا ہر لحاظ سے ذلّت اور ادبار کی اتھاہ گہرائیوں میں گرتے چلے جاتے ہیں۔ ہدایت یافتہ آسمانی امامت کے مقابل پر گروہ مکذبین کی بھی ایک ارضی قیادت ابھر کر سامنے آتی ہے۔ چونکہ ان کی ساری قوم ہی برائیوں میں ملوث اور جرائم پیشہ ہوتی ہے اس لئے ان کے قائدین، ان کے اکابرین بھی وہی قرار پاتے ہیں جو بدیوں اور برائیوں اور جرائم میں اور ہر طرح کے دجل وفریب اور مکاریوں میں ان سب پر فوقیت رکھتے ہوں۔ اور پھر ایسی گمراہ اور فاسق و فاجر اور مجرمانہ قیادت اپنے پیروکاروں سمیت تباہی و بربادی کے گڑھے میں جا گرتی ہے۔

قرآن مجید میں مذکور تاریخ انبیاء میں اس کی متعدد مثالیں محفوظ ہیں۔ جب حضرت موسیٰؑ بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے نکلے تو فرعون نے اپنے لشکروں کے ساتھ ان کا تعاقب کیا۔ اب ایک طرف فرعون اپنے لشکروں کے ساتھ ان کے قریب پہنچا، دوسری طرف سامنے سمندر تھا۔ بنی اسرائیل گھبرا گئے اور کہا اِنَّا لَمُدۡرَکُوۡنَ کہ ہم تو پکڑے گئے۔ اس وقت خدا کے نبی نے کہا قَالَ کَلَّا ۚ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیۡ سَیَہۡدِیۡنِ (الشعراء:63) ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔ میرا ربّ میرے ساتھ ہے وہ مجھے کامیابی کا راستہ دکھائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ہدایت یافتہ آسمانی امامت سے وابستگی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ اور ان کے ساتھیوں کو تو بچا لیا اور فرعون اور اس کے ساتھیوں کو غرق کر دیا۔

سورۃ ھود کی آیات 97 تا 100 میں اللہ تعالیٰ نے مجرمانہ قیادت کی مثال کے طور پر فرعون کا خصوصیت سے ذکر فرمایا ہے۔ اور بتایا ہے کہ فرعون اور اس کے سرداروں نے ہدایت یافتہ آسمانی امامت اور اللہ تعالیٰ کے روشن نشانات کو جھٹلایا اور فرعون کے احکامات کی پیروی کی جو ہرگز رشد اور ہدایت پر مبنی نہیں تھے۔ چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ یَقۡدُمُ قَوۡمَہٗ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ فَاَوۡرَدَہُمُ النَّارَ ؕ وَبِئۡسَ الۡوِرۡدُ الۡمَوۡرُوۡدُ ﴿۹۹﴾ وَاُتۡبِعُوۡا فِیۡ ہٰذِہٖ لَعۡنَۃً وَّیَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ بِئۡسَ الرِّفۡدُ الۡمَرۡفُوۡدُ ﴿۱۰۰﴾ (ھود: 99-100) وہ قیامت کے دن اپنی قوم کے آگے آگے چلے گا اور ان کو (دوزخ کی) آگ میں (جا) اتارے گا اور وہ (ان) کے اترنے کا گھاٹ بہت (ہی) برا ہے۔ اور اس دنیا میں (بھی) لعنت ان کے پیچھے لگا دی گئی ہے اور قیامت کے دن (بھی لگا دی جائے گی) یہ عطا جو (انہیں) دی جانے والی ہے بہت (ہی) بُری ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ ان آیات کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

’’عقلمند انسان تو اس چیز کی پیروی کرتا ہے جو اسے صحیح راستہ دکھائے اور اس کے لئے مفید ہو لیکن فرعون کی ہدایت اس کے برخلاف ہلاکت کی طرف لے جاتی تھی… یعنی بُرے آدمی کے پیچھے لگ کر انسان اس دنیا میں بھی ذلیل ہوتا ہے اور اگلے جہان میں بھی‘‘

(از تفسیر کبیر حضرت مصلح موعودؓ زیر تفسیر آیت سورۃ ھود 99 تا 100)

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے واقعات صرف ماضی میں ہی نہیں ہوئے بلکہ آئندہ بھی ہوں گے۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ جنہوں نے ہدایت یافتہ آسمانی امامت (الامام المہدی) کا انکار کیا اور اس کی تکذیب پر اصرار کیا۔ وہ اور ان کی قیادت ایسی ہی مجرمانہ قیادت ثابت ہوئی جس نے انہیں دن بدن بد سے بدتر حالت کی طرف دھکیلا۔

اہل حدیث کے ہفت روزہ ’’تنظیم‘‘ 5 ستمبر 1969ء میں لکھا ہے کہ کسی نے مولوی اشرف علی تھانوی صاحب سے پوچھا کہ ’’یا حضرت! مولوی ہو کر لوگ جوتے چُراتے پھرتے ہیں، دھینگا مشتی پر اتر آتے ہیں۔ یہ کرتے ہیں اور وہ کرتے ہیں ایسا کیوں ہوتا ہے؟‘‘ اس پر تھانوی صاحب نے فرمایا: ’’میاں! مولوی چور نہیں بنتا، چور مولوی بن جاتا ہے‘‘

(ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث لاہور 5 ستمبر 1969ء)

جسٹس مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کی کتاب ’’ارشادات اکابر‘‘ کے صفحہ 211 پر تحریر ہے کہ:

’’حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ اپنے مریدین سے فرمانے لگے تم کہاں میرے پیچھے لگ گئے ہو۔ میرا حال تو اس پیر جیسا ہے جو حقیقت میں ایک ڈاکو تھا۔ اس ڈاکو نے جب یہ دیکھا کہ لوگ بڑی عقیدت اور محبت کے ساتھ پیروں کے پاس جاتے ہیں، ان کے پاس ہدیے تحفے لے جاتے ہیں، ان کے ہاتھ چومتے ہیں۔ یہ تو اچھا پیشہ ہے۔ میں خواہ مخواہ راتوں کو جاگ کر ڈاکے ڈالتا ہوں۔ پکڑے جانے اور جیل میں بند ہونے کا خطرہ الگ ہوتا ہے۔ مشقت اور تکلیف علیحدہ ہوتی ہے۔ اس سے اچھا یہ ہے کہ میں پیر بن کر بیٹھ جاؤں۔ لوگ میرے پاس آئیں گے… میرے ہاتھ چومیں گے… میرے پاس ہدیے تحفے لائیں گے۔ چنانچہ یہ سوچ کر اس نے ڈاکہ ڈالنا چھوڑ دیا اور ایک خانقاہ بنا کر بیٹھ گیا…‘‘

(ارشادات اکابر صفحہ 211)

جس قوم کی مذہبی قیادت ایسے افراد پر مشتمل ہو اس قوم کی اخلاقی، مذہبی اور روحانی ابتری کا اندازہ کرنا مشکل نہیں۔ جب کسی قوم کے مولوی چور بن جائیں یا جیسا کہ تھانوی صاحب نے کہا اور رشید گنگوہی صاحب نے اعتراف کیا چور اور ڈاکو مولوی یا پیر بن جائیں، ہر دو صورتوں میں اس قوم کا بد انجام کو پہنچنا ایک اٹل حقیقت ہے۔

سورۃ الانعام میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے منکرین و مکذبین جنہیں ان کے بد اعمال خوبصورت کر کے دکھائے جاتے ہیں جب ان کی پکڑ کا وقت آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس قوم کے لیڈروں کو، اس کے اکابر کو مجرم بنا دیتا ہے۔ ان کی لیڈرشپ خواہ وہ مذہبی لیڈرشپ ہو یا سیاسی، سماجی قیادت ہو یا اقتصادی، نیچے سے لے کر اوپر تک ہر سطح کی قیادت کرپٹ اور بدعنوان اور خائن اور راشی ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کے جرائم پیشہ لوگ اور وہ جو معروف طور پر بدمعاش اور فاسق و فاجر اور پکے مجرم ہوتے ہیں وہ ان کے لیڈر اور ان کے اکابر بنا دیئے جاتے ہیں۔ جو جتنا بڑا فاسق و فاجر اور ظالم اور غاصب اور بدعنوان ہو وہ ان کے ہاں اتنا ہی معزز ہوتا ہے۔ ان کے ہاں عزت وتکریم کا معیار تقویٰ اللہ نہیں ہوتا بلکہ ان کے ہاں یہ دیکھا جاتا ہے کہ کون کتنا شاطر، کتنا عیّار اور مکّار ہے۔

قرآن کریم نے سورۃ الانعام آیت 126 میں اس کا ذکر ’’اَکٰبِرَ مُجۡرِمِیۡہَا‘‘ کی خوبصورت ترکیب میں نہایت جامعیت سے فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَکَذٰلِکَ جَعَلۡنَا فِیۡ کُلِّ قَرۡیَۃٍ اَکٰبِرَ مُجۡرِمِیۡہَا لِیَمۡکُرُوۡا فِیۡہَا ؕ وَمَا یَمۡکُرُوۡنَ اِلَّا بِاَنۡفُسِہِمۡ وَمَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۱۲۳﴾ (الانعام:124) یعنی اس طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے مجرموں کو اس کے اکابر بنا دیا تا کہ وہ اس میں (نبیوں اور ان کے متبعین کے خلاف) سازشیں اور منصوبے بنائیں (لیکن درحقیقت) وہ اپنے نفسوں کے خلاف ہی تدبیریں کرتے ہیں اور وہ سمجھتے نہیں۔

ماضی میں بھی اور آج کے دور میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ انبیاء کے منکرین و مکذبین کی ارضی قیادت خواہ وہ مذہبی قیادت ہو یا سیاسی قیادت ہمیشہ ایسے ہی افراد پر مشتمل ہوتی ہے۔ وہ راہبروں کے لباس میں راہزن ہوتے ہیں۔ ان کے مکر وفریب، ان کی چالبازیاں، ان کی سازشیں، ان کی پالیسیاں ہمیشہ ان کے خلاف پڑتی ہیں۔ اور قوم دن بدن بد سے بدتر حال کی طرف لوٹتی چلی جاتی ہے۔

اخبار زمیندار لاہور 14 اگست 1915ء میں لکھتا ہے:

’’جب فضائے آسمانی میں کسی قوم کی دھجیاں اُڑانے کے دن آتے ہیں تو اُس (قوم) کے اعیان و اکابر سے نیکی کی توفیق چھین لی جاتی ہے۔ اور اس کے صاحب اثر و نفوذ افراد کی بداعمالیوں کو اس کی تباہی کا کام سونپ دیا جاتا ہے اور یہ خود اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔ مسلمانانِ ہند کی شامتِ اعمال نے مدتہائے مدید سے جھوٹے پیروں اور جاہل مولویوں اور ریاکار زاہدوں کی صورت اختیار کر رکھی ہے جنہیں نہ خدا کا خوف ہے نہ رسولؐ کا پاس، نہ شرع کی شرم نہ عرف کا لحاظ۔ یہ ذی اثر و بااقتدار طبقہ جس نے اپنے دامِ تزویر میں لاکھوں انسانوں کو پھنسا رکھا ہے اسلام کے نام پر ایسی ایسی گھناؤنی حرکتوں کا مرتکب ہوتا ہے کہ ابلیس لعین کی پیشانی بھی عرقِ انفعال سے تر ہو جاتی ہے‘‘

اسی اخبار نے 5 اپریل 1929ء کی اشاعت میں لکھا ہے:

’’میرا شمار خود مولویوں کی جماعت میں ہے اس لئے ان کی حقیقت سے خُوب واقف ہوں۔ میں پوری جرأت سے مسلمانوں کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ ملّاؤں کو ایک منٹ بھر بھی مہلت نہ دیں اور اپنی سیاست اور اپنے دین دونوں دائروں میں سے یک لخت خارج کر دیں کیونکہ نہ وہ سیاست سے واقف ہیں نہ ہی مذہب کی حقیقت سے آگاہ ہیں۔ وہ صرف فریب اور دجل کے ماہر ہیں اور اپنی ذاتی اغراض کے بندے ہیں۔ وہ راہبر نہیں راہزن ہیں‘‘

پس عامۃ المسلمین کے لئے لازم ہے کہ اگر وہ سلامتی کے خواہاں ہیں تو مجرمانہ قیادت کے چنگل سے نکلیں اور اس ہدایت یافتہ آسمانی امامت کے سامنے سرِتسلیم خم کریں جسے خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں دنیا میں قائم فرمایا ہے۔ یعنی اس امام مہدی، امام ربانی، امام الزمان مسیح موعودؑ کو قبول کریں جسے خدا نے احیاء اسلام کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ بصورت دیگر مجرموں پر مشتمل ان کی ارضی قیادت انہیں بہت بُرے انجام تک لے جانے والی ہے۔

نیاز احمد نائک۔ استاد جامعہ احمدیہ قادیان

# ’’اپنے جائزے لیں‘‘

## ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

قسط 1

### ایک نئے فیچر کا آغاز

ایک لمبے عرصہ سے یہ خواہش تھی کہ جماعتی بالخصوص ذیلی تنظیموں کے افراد و خواتین اور بچے بچیوں کی تربیتی نکتہ نگاہ سے اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے وہ ارشادات یکجا کر دیئے جائیں جن میں حضور نصیحت کرتے ہوئے بڑے درد و الحاح سے احباب جماعت کو اپنے جائزے لیں، اپنا محاسبہ کریں کے الفاظ سے بیان فرماتے ہیں۔ خاکسار کی خواہش اس وقت بھر آئی جب قادیان سے مکرم نیاز احمد نائیک نے رابطہ کرکے اپنے آپ کو اس نیک کام کے لئے پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی نیک جزاء دے اور اس اہم کام کو مکمل کرنے کی توفیق پائیں۔ یہ فیچر ہر ہفتہ کو الفضل آن لائن کی زینت بنا کرے گا۔ ان شاء اللہ

(ابو سعید۔ ایڈیٹر)

### عہدیداران مکمل عاملہ کی Involvement کا جائزہ لیں

’’میں نے کہا ہر شخص کو اس ذمہ داری کا احساس ہونا چاہئے کہ اس نے نظام جماعت کا احترام کرنا ہے اور دوسروں میں بھی یہ احترام پیدا کرنا ہے۔تو خلیفۂ وقت کی تسلی بھی ہوگی کہ ہر جگہ کام کرنے والے کارکنان، نظام کو سمجھنے والے کارکنان، کامل اطاعت کرنے والے کارکنان میسر آسکتے ہیں تو بہرحال جیسا کہ میں نے کہا کہ اصل کام نظام جماعت کا احترام قائم کرنا ہے اور اس کو صحیح خطوط پر چلانا ہے۔تو اس کے لئے عہدیداران کو، کارکنان کو دو طرح کے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ ایک تو وہ ہیں جو جماعت کے عام ممبر ہیں۔ جتنے زیادہ یہ مضبوط ہوں گے، جتنا زیادہ ہر شخص کا نظام سے تعلق ہوگا، جتنی زیادہ ان میں اطاعت ہوگی، جتنی زیادہ قربانی کا ان میں مادہ ہوگا، اتنا ہی زیادہ نظام جماعت مضبوط ہوگا۔ اور یہ چیزیں ان میں کس طرح پیدا کی جائیں۔ اس سلسلہ میں عہدیداران کے فرائض کیا ہیں؟ اس کا میں اوپر تذکرہ کر چکا ہوں۔ اگر وہ پیار محبت کا سلوک رکھیں گے تو یہ باتیں لوگوں میں پیدا ہوتی چلی جائیں گی۔ اور یہی آپ کا گروہ ہے جتنا زیادہ اس کا تعلق جماعت سے اور عہدیدارن سے مضبوط ہوگا، اتنا ہی زیادہ نظام جماعت بھی آرام سے اور بغیر کسی رکاوٹ کے چلے گا۔ اتنا زیادہ ہی ہم دنیا کو اپنا نمونہ دکھانے کے قابل ہوسکیں گے۔ اتنی ہی زیادہ ہمیں نظام جماعت کی پختگی نظر آئے گی۔ جتنا جتنا تعلق افراد جماعت اور عہدیداران میں ہوگا۔ اور پھر خلیفۂ وقت کی بھی تسلی ہوگی کہ جماعت ایسی مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکی ہے جن سے بوقت ضرورت مجھے کارکنان اور عہدیداران میسر آسکتے ہیں۔ اگر کسی جگہ کچھ جماعتیں تو اعلیٰ معیار کی ہوں اور کچھ جماعتیں ابھی بہت پیچھے ہوں تو بہرحال یہ فکر کا مقام ہے۔تو عہدیداران کو اپنے علاقہ میں، اپنے ضلع میں یا اپنے ملک میں اس نہج پر جائزے لینے ہوں گے کہ کہیں کوئی کمی تو نظر نہیں آرہی۔ اپنے کام کے طریق کا جائزہ لینا ہوگا۔ اپنی عاملہ کی مکمل Involvement کا یا مکمل ان کاموں میں شمولیت کا جائزہ لینا ہوگا۔ کہیں آپ نے عہدے صرف اس لئے تو نہیں رکھے ہوئے کہ عہدہ مل گیا ہے اور معذرت کرنا مناسب نہیں اس لئے عہدہ رکھی رکھو اور اس سے جس طرح بھی کام چلتا ہے چلائے جاؤ۔ اس طرح تو جماعتی نظام کو نقصان پہنچ رہا ہوگا۔ اگر تو ایسی بات ہے تو یہ زیادہ معیوب بات ہے اور یہ زیادہ بڑا گناہ ہے بہ نسبت اس کے کہ عہدے سے معذرت کر دی جائے۔اس لئے ایسے عہدیدار تو اس طرح جماعت کے نظام کو، جماعت کے وقار کو نقصان پہنچانے والے عہدیدار ہیں۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 535)

### امراء و صدران، جماعتوں میں خلیفۂ وقت کے نمائندے ہیں

’’بعض جگہ سے شکایت آجاتی ہے کہ ہم نے اپنے حالات کی وجہ سے امداد کی درخواست کی جو مرکز سے مقامی جماعت میں تحقیق کے لئے آئی تو صدر جماعت بڑے غصے میں آئے اور کہا کہ تم نے براہ راست درخواست کیوں دی، ہمارے ذریعہ کیوں نہ بھجوائی۔ لکھنے والے لکھتے ہیں کہ ہم نے تو ان سے معافی مانگ لی، دوبارہ ان کے ذریعہ سے درخواست بھجوائی گئی اور ایک لمبا عرصہ گزر گیا ہے ابھی تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی اور پتہ بھی نہیں لگا۔ جو ہماری ضرورت تھی وہ اسی طرح قائم ہے۔ایک تو ڈانٹ ڈپٹ کی گئی، بے عزتی کر کے معافی منگوائی گئی، دوبارہ درخواست لکھوائی اور پھر کارروائی بھی نہیں کی۔اگر کسی عہدیدار نے یا صدر جماعت نے یہ سمجھ کر کہ یہ درخواست لکھنے والا یا درخواست دہندہ اس قابل نہیں ہے کہ اس کی امداد کی جائے، ایسے لوگوں کو پیار سے بھی سمجھایا جا سکتا ہے۔ اور پھر اگر مدد نہیں کرنی تھی تو درخواست دوبارہ لکھوانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔تو یہ چیزیں ایسی ہیں کہ بلاوجہ عہدیدار کے لئے لوگوں کے دلوں میں بے چینی پیدا کرتی ہیں۔ ان چیزوں سے اجتناب کرنا چاہئے۔امراء ہوں، صدران ہوں، ہر وقت یہ ذہن میں رکھیں کہ وہ خلیفۂ وقت کے نمائندے کے طور پر جماعتوں میں متعین کئے گئے ہیں اور اس لحاظ سے انہیں ہر وقت اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 533)

### سیکرٹری تعلیم کے فرائض

’’عموماً سیکرٹریان تعلیم جماعتوں میں اتنے فعال نہیں جتنی ان سے توقع کی جاتی ہے یا کسی عہدیدار سے توقع کی جا سکتی ہے۔اور یہ مَیں یونہی اندازے کی بات نہیں کر رہا، ہر جماعت اپنا اپنا جائزہ لے لے تو پتہ چل جائے گا کہ بعض سیکرٹریان پورے سال میں کوئی کام نہیں کرتے۔ حالانکہ مثلاً سیکرٹری تعلیم کی مثال دے رہا ہوں، سیکرٹری تعلیم کا یہ کام ہے کہ اپنی جماعت کے ایسے بچوں کی فہرست بنائے جو پڑھ رہے ہیں، جو سکول جانے کی عمر کے ہیں اور سکول نہیں جا رہے۔ پھر وجہ معلوم کریں کہ کیا وجہ ہے وہ سکول نہیں جا رہے۔ مالی مشکلات ہیں یا صرف نکما پن ہی ہے۔ اور ایک احمدی بچے کو تو توجہ دلانی چاہئے کہ اس طرح وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ مثلاً پاکستان میں ہر بچے کے لئے خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ شرط لگائی تھی کہ ضرور میٹرک پاس کرے۔ بلکہ اب تو معیار کچھ بلند ہو گئے ہیں اور مَیں کہوں گا کہ ہر احمدی بچے کو ایف۔اے ضرور کرنا چاہئے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 530)

### قرض سوچ سمجھ کر دیں

’’بعض لوگ قرض لے لیتے ہیں۔ اور بعض لوگ تو عادی قرض لینے والے ہوتے ہیں۔ پتہ ہوتا ہے کہ ہمارے وسائل اتنے نہیں کہ ہم یہ قرض واپس کرسکیں۔ لیکن پھر بھی قرض لیتے چلے جاتے ہیں کہ جب کوئی پوچھے گا کہہ دیں گے کے ہمارے پاس تو وسائل ہی نہیں، ہم تو دے ہی نہیں سکتے۔ اپنے اخراجات پر کنٹرول ہی کوئی نہیں ہوتا۔جتنی چادر ہے اتنا پاؤں نہیں پھیلاتے اصل میں نیت یہی ہوتی ہے پہلے ہی کہ ہم نے کون سا دینا ہے۔ بے شرموں کی طرح جواب دے دیں گے۔ یہاں جو قرض دینے والے ہیں ان کو بھی بتادوں کہ بجائے اس کے کہ بعد میں جھگڑے ہوں اور امور عامہ میں اور جماعت میں اور خلیفۂ وقت کے پاس کیس بھجوائیں کہ ہمارے پیسے دلوائیں تو پہلے ہی سوچ سمجھ کر، جائزہ لے کر ایسے لوگوں کو قرض دیا کریں۔ یا تو اس نیت سے دیں کہ ٹھیک ہے اگر نہ بھی واپس ملا تو کوئی حرج نہیں۔ یا پھر اچھی طرح جائزہ لے لیا کریں کہ اس کی اتنی استعداد بھی ہے، قرض واپس کرسکتا ہے کہ نہیں۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 112)

### قرض سے رہائی کا طریق

’’تمہاری ہر قسم کی ترقی کے لئے اور قرضوں سے بچنے کے لئے پریشانیاں دور ہونے کے لئے استغفار ہی ایک بہت بڑا ذریعہ ہے لیکن جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا ہے کہ غور کر کے سمجھ کر پڑھو صرف رٹے ہوئے الفاظ نہ دہراتے چلے جاؤ اور پھر ساتھ اپنے اندر جو برائیاں ہیں ان کا بھی جائزہ لیتے رہو اور محاسبہ کرتے رہو اور ان سے بھی بچنے کی کوشش کرتے رہو۔ ترقی کے دروازے تم پر کھلتے چلے جائیں گے۔ ان شاء اللہ۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 331)

### قرض سے رہائی کا نسخہ

ایک نسخہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی روایت میں ملتا ہے:

’’کسی شخص نے آپؓ سے کہا کہ 25ہزار روپے کا مقروض ہوگیا ہوں تو آپؓ نے فرمایا اس کے تین علاج ہیں

(1) (بہت زیادہ) استغفار کرو، (2) فضول خرچی چھوڑ دو۔ (سارے اپنا اپنا جائزہ لیں تو یہی باتیں سامنے آتی ہیں) اور (3) ایک پیسہ بھی ملے تو قرض خواہ کو دے دو۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 581)

### شیطانی راستوں سے بچنے کا طریق

’’جب ایک برائی آتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل اٹھ جاتا ہے تو اس طرح پھر ایک کے بعد دوسری برائی آتی چلی جاتی ہے اور ایسے لوگ پھر دوسروں کے حقوق مارنے والے بھی ہوتے ہیں، دوسروں کے حقوق پر غاصبانہ قبضہ کرنے والے بھی ہوتے ہیں۔ بہن بھائیوں کی جائیدادوں

کو کھاجانے والے بھی ہوتے ہیں، رحمی رشتوں کو بھلا دینے والے بھی ہو جاتے ہیں۔ غرض ہر قسم کی نیکی، ہر قسم کی برکت ان پر سے، ان کے گھروں سے اٹھ جاتی ہے اور یہ آپ بھی پھر آہستہ آہستہ بے راہ روی کا شکار ہوجاتے ہیں اور ان کی اولادیں بھی بے راہ روی کا شکار ہوجاتی ہیں اور انجام کار یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ایسے لوگ پھر جماعت میں بھی نہیں رہتے۔ تو شیطان کے ایسے پیروکاروں سے اللہ تعالیٰ خود بھی جماعت کو پاک کر دیتا ہے۔ اگر آپ جائزہ لیں تو خود بھی آپ جائزہ لے کر یہی دیکھیں گے اور یہ بڑا واضح اور صاف نظر آجائے گا کہ جماعت کو چھوڑنے والے اکثر ایسے لوگ ہی ہوتے ہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو ایسے ماحول سے بچائے، ایسی سوچوں سے بچائے، ایسے لوگوں سے بھی بچائے جن کا اوڑھنا بچھونا صرف دنیا کی لذات ہیں اور جو شیطان کے راستے پر چلنے والے ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان شیطانی راستوں سے بچنے کا طریق صرف ایک ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو، اس کے آگے جھکو، اس کے سامنے روؤ، فریاد کرو، گڑگڑاؤ کہ اے اللہ شیطان ہر طرف سے ہم پر حملے کر رہا ہے اب تُو ہی ہے جو ہمیں اس گند سے بچا سکتا ہے، اور شیطان کے حملوں سے بچا سکتا ہے۔"

(خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 550)

## اپنے ممالک میں یتامیٰ کا جائزہ لیں

"میں باقی دنیا کے ممالک کے امراء کو بھی کہتا ہوں کہ اپنے ملک میں ایسے احمدی یتامیٰ کی تعداد کا جائزہ لیں جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں، پڑھائی نہ کر سکتے ہوں، کھانے پینے کے اخراجات مشکل ہوں اور پھر مجھے بتائیں۔ خاص طور پر افریقن ممالک میں، اسی طرح بنگلہ دیش ہے، ہندوستان ہے، اس طرف کافی کمی ہے اور توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ تو باقاعدہ ایک سکیم بنا کر اس کام کو شروع کریں اور اپنے ملکوں میں یتامیٰ کو سنبھالیں۔ مجھے امید ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ جماعت میں مالی لحاظ سے مضبوط حضرات اس نیک کام میں حصہ لیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے سنبھالنے میں جو اخراجات ہوں گے ان میں کوئی کمی نہیں پیش آئے گی۔ لیکن امراء جماعت یہ کوشش کریں کہ یہ جائزے اور تمام تفاصیل زیادہ سے زیادہ تین ماہ تک مکمل ہو جائیں اور اس کے بعد مجھے بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو توفیق دے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم یتامیٰ کا جو حق ہے وہ ادا کر سکیں۔"

پھر فرمایا: "مسکین لوگوں سے بھی حسن سلوک کرو۔ ان مسکینوں میں تمام ایسے لوگ آجاتے ہیں جن پر کسی قسم کی تنگی ہے۔ ان کی ضروریات پوری کرو۔ اس کا جائزہ بھی ہر احمدی کو اپنے ماحول میں لیتے رہنا چاہئے۔ مسکینوں سے صرف یہ مراد نہ لیں کہ جو مانگنے والے ہیں۔ مانگنے والے تو اپنا خرچ کسی حد تک پورا کر ہی لیتے ہیں مانگ کر۔ لیکن بہت سے ایسے سفید پوش ہیں جو تنگی برداشت کر لیتے ہیں لیکن ہاتھ نہیں پھیلاتے۔ اور اس آیت کے مصداق ہوتے ہیں کہ لَا یَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا تو ان کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کی کوشش کریں۔"

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 69)

## تین باتیں جو مسلمان میں نہیں ہونی چاہئے

"حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: "اللہ اس شخص کو سرسبز وشاداب رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور اسے اسی طرح آگے پہنچایا کیونکہ بہت سارے ایسے لوگ جنہیں بات پہنچائی جاتی ہے وہ خود سننے والے سے زیادہ اسے یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔ تین امور کے بارہ میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرسکتا اور وہ تین یہ ہیں۔ خدا تعالیٰ کی خاطر کام میں خلوص نیت، دوسرا ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی اور تیسرے جماعت مسلمین کے ساتھ مل کر رہنا۔ تو پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ تین باتیں جو بیان کی گئی ہیں کسی مسلمان میں ہوں تو اس کو جائزہ لینا چاہئے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس میں یہ تین باتیں ہوں وہ مسلمان ہی نہیں ہے۔"

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 109)

## اگر معاف نہیں کر سکتے تو اتنا بدلہ نہ لو کہ ظلم بن جائے

"حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم دوسروں کی دیکھا دیکھی ایسے نہ کہو کہ لوگ ہم سے حسن سلوک کریں گے تو ہم بھی ان سے حسن سلوک کریں گے اور اگر انہوں نے ہم پہ ظلم کیا تو ہم بھی ان پر ظلم کریں گے بلکہ تم اپنے نفس کی تربیت اس طرح کرو کہ اگر لوگ تم سے حسن سلوک کریں تو تم ان سے احسان کا معاملہ کرو۔ اور اگر وہ تم سے بدسلوکی کریں تو بھی تم ظلم سے کام نہ لو۔

(ترمذی کتاب البروالصلۃ والادب باب ماجاء فی الاحسان والعفو)

دیکھیں کس قدر حسین تعلیم ہے۔ پھر ہر کوئی اپنا جائزہ لے۔ خوف پیدا ہوتا ہے کیا ہم نے یہ معیار حاصل کرلیا ہے، حکم تو یہ ہے کہ اگر کوئی تم سے معمولی نیکی بھی کرتا ہے تو تم اس سے احسان کا سلوک کرو، جو نیکی تمہارے سے کسی نے کی ہے اس سے کئی گنا بڑھ کر اس سے نیکی کرو۔ اور پھر یہیں بس نہیں کر دینا فرمایا کہ اگر تمہارے سے کوئی برائی بھی کرتا ہے تو پھر بھی تم نے ظلم نہیں کرنا۔ اگر معاف نہیں کر سکتے تو اتنا بدلہ نہ لو کہ ظلم بن جائے۔"

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 214)

## رعایت یا معافی چندہ کی بات متعلقہ عہدیداران تک ہی محدود رہنی چاہئے

"جو جماعتی عہدیداران ہیں، صدر جماعت یا سیکرٹریان مال، ان کو بھی یہ کہتا ہوں کہ ہر فرد جماعت کی کوئی بھی بات ہر عہدیدار کے پاس ایک راز ہے اور امانت ہے اس لئے اس کو باہر نکال کر امانت میں خیانت نہیں کرنی چاہئے، یا مجلسوں میں بلاوجہ ذکر کر کے امانت میں خیانت نہیں کرنی چاہئے۔ رعایت یا معافی چندہ کوئی شخص لیتا ہے تو یہ باتیں صرف متعلقہ عہدیداران تک ہی محدود رہنی چاہئیں۔ یہ نہیں ہے کہ پھر اس غریب کو جتاتے پھریں کہ تم نے رعایت لی ہوئی ہے اس لئے اس کو حقیر سمجھا جائے۔ بہر حال ہر ایک کی اپنی مجبوریاں ہوتی ہیں۔ اول تو اکثر میں نے دیکھا ہے کہ جو لوگ رعایت لیتے ہیں ان میں سے اکثریت کو یہ احساس ہوتا ہے کہ وہ جتنی جلد ہو سکے اپنی رعایت کی اجازت کو ختم کروا دیں اور چندہ پوری شرح سے ادا کریں اور کوشش یہ ہوتی ہے کہ جلد ہی دوبارہ اس نظام میں شامل ہو جائیں جہاں پوری شرح پہ چندہ دیا جا سکے۔ ایسے لوگ بہت سارے ہیں اور جو نہیں ہیں ان کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔ ہر ایک شخص کا خود بھی فرض بنتا ہے کہ اپنا جائزہ لیتا رہے تا کہ جب بھی توفیق ہو اور کچھ حالات بہتر ہوں جتنی جلدی ہو سکے شرح کے مطابق چندہ دینے کی

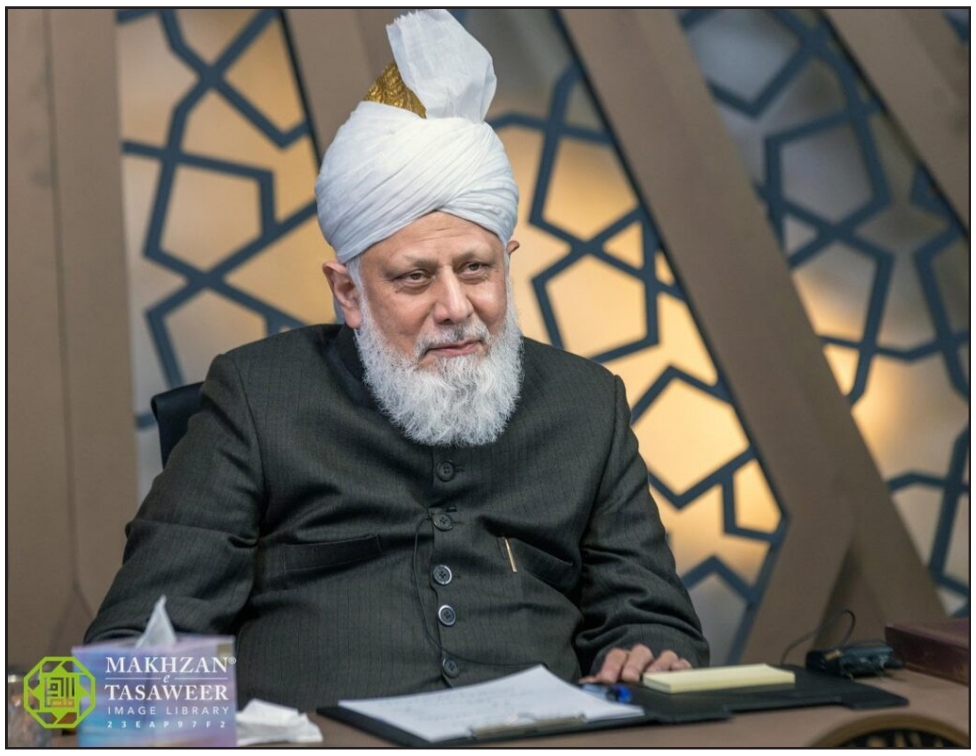


کوشش کی جائے، اللہ تعالیٰ سب کی توفیق میں اضافہ کرے۔"

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 362)

## واپسی سفر پر مسجد میں نفل ادا کرو

"پہلے بھی میں نے بتایا ہے کہ آپ نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے کہ سفر سے واپسی پر توبہ کرتے ہوئے، اللہ کی تعریف کرتے ہوئے اس کا شکر ادا کرتے ہوئے اور اس سے دعائیں مانگتے ہوئے گھروں میں داخل ہو جاؤ۔ تو اس حدیث نے یہ نمونہ دیا کہ سفر سے واپس آکر دو نفل مسجد میں ادا کرتے تھے۔ اب دیکھ لیں کیا ہوتا ہے۔ ہر ایک اپنا اپنا جائزہ لے سکتا ہے، اپنا محاسبہ کر سکتا ہے کہ نفل تو علیحدہ رہے، بہت سے ایسے ہیں کہ سفر سے واپس آکر بچوں میں یا دوسرے گھریلو معاملات میں یا اپنی مجلسوں میں اتنے کھو جاتے ہیں، دنیاوی معاملات میں اتنے زیادہ گم ہو جاتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ آجکل کا سفر اُس زمانے کے سفر کے لحاظ سے بہت آرام دہ ہے، کوئی مقابلہ ہی نہیں اس زمانے کے سفر کے ساتھ، لیکن پھر بھی جو فرض نمازیں ہیں وہ بھی قضا کر کے پڑھتے ہیں یا پڑھتے ہی نہیں اور تھکاوٹ کا بہانہ بنا لیتے ہیں۔ اگر ہر کوئی اپنا اپنا جائزہ لے تو آپ کو بڑی واضح تصویر سامنے آجائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سب سستیاں دور کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 438)

## بیوی سے حسن سلوک کی تلقین

"ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا ہم اس خوبصورت نمونہ پر، اس اسوہ پر عمل کرتے ہیں؟ بعض ایسی شکایات بھی آتی ہیں کہ ایک شخص گھر میں کرسی پہ بیٹھا اخبار پڑھ رہا ہے، پیاس لگی تو بیوی کو آواز دی کہ فریج میں سے پانی یا جوس نکال کر مجھے پلا دو۔ حالانکہ قریب ہی فریج پڑا ہوا ہے خود نکال کر پی سکتے ہیں۔ اور اگر بیوی بیچاری اپنے کام کی وجہ سے یا مصروفیت کی وجہ سے یا کسی وجہ سے لیٹ ہوگئی تو پھر اس پر گرجنا، برسنا شروع کر دیا۔ تو ایک طرف تو یہ دعویٰ ہے کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے اور دوسری طرف عمل کیا ہے، ادنیٰ سے اخلاق کا بھی مظاہرہ نہیں کرتے۔ اور کئی ایسی مثالیں آتی ہیں جو پوچھو تو جواب ہوتا ہے کہ ہمیں تو قرآن میں اجازت ہے عورت کو سرزنش کرنے کی۔ تو واضح ہو کہ قرآن میں اس طرح کی کوئی ایسی اجازت نہیں ہے۔ اس طرح آپ اپنی ذاتی دلچسپی کی وجہ سے قرآن کو بدنام نہ کریں۔"

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 452)

## منافق کی تین نشانیاں

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں جب گفتگو کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے، جب اس کے پاس امانت رکھی جاتی ہے تو خیانت سے کام لیتا ہے۔

(بخاری کتاب الادب باب قول اللہ تعالیٰ یاایھاالذین امنوا اتقوااللہ وکونوا مع الصدقین)

تو یہاں مزید کھول دیا کہ جھوٹ ایسی چھوٹی برائی نہیں ہے کہ کبھی کبھی بول لیا تو کوئی حرج نہیں۔ یہ ایک ایسی حرکت ہے جو منافقت کی طرف لے جانے والی ہے۔ ہر کوئی اپنا جائزہ لے تو بڑی فکر کی حالت پیدا ہو جاتی ہے کہ ذرا ذرا سی بات پر بعض دفعہ اپنے آپ کو بچانے کے لئے یا مذاق میں یا کوئی چیز حاصل کرنے کے لئے جھوٹ بول رہے ہوتے ہیں، غلط بیانی سے کام لے رہے ہوتے ہیں۔ پھر وعدہ خلافی ہے یہ بھی جھوٹ کی ہی ایک قسم ہے۔ قرض لے کر ٹال مٹول کر دیا وعدہ خلافی کرتے رہے، توفیق ہوتے ہوئے بھی واپس کرنے کی نیت کیونکہ نہیں ہوتی اس لئے ٹالتے رہے۔ پھر اس کے علاوہ بھی روزمرہ کے ایسے معاملات ہیں کہ جن میں انسان اپنے وعدوں کا پاس نہیں رکھتا۔ پھر میاں بیوی کے بعض جھگڑے صرف اس لئے ہو رہے ہوتے ہیں کہ بیوی کو یہ شکوہ ہوتا ہے کہ خاوند نے فلاں وعدہ کیا تھا پورا نہیں کیا۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 592)

## جائزہ لیں کہ ہماری مجالس پاکیزہ ہیں کہ نہیں

’’حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام بڑے بڑے گناہ کرنے والوں، لوگوں کے حق مارنے والوں، لوگوں پہ ظلم کرنے والوں، جھوٹ بولنے والوں، دھوکہ دینے والوں، لوگوں پر الزام تراشیاں کرنے والوں، بری مجلس میں بیٹھنے والوں کو ایک ہی زمرے میں شمار کیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ ایسے لوگوں کا پھر مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پس ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ ایمان کے دعوے کے بعد ہم میں کہیں کوئی برائی تو نہیں۔ یا ہم ایسی برائیاں کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنے والوں میں سے تو نہیں۔ ہماری مجالس پاکیزہ ہیں، ہمارے اعمال ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے والے ہیں، ہم اس کے حکموں پر عمل کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق دے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 603)

## ہر ایک لغو بات گناہ ہے

’’ہر ایک اپنا جائزہ لیتا رہے کہ کیا کیا لغویات اس میں پائی جاتی ہیں۔ کیونکہ ہر برائی لغو ہے یا ہر لغو حرکت یا بات گناہ ہے، اس کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 603)

## دوسروں پر نظر رکھنے کے بجائے اپنی اصلاح کریں

’’ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ وہ اس معیار پر پورا اتر رہا ہے۔ جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے امید رکھ رہے ہیں۔ نہ یہ کہ ہم ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہیں، ایک دوسرے سے یہ توقع رکھیں کہ وہ اپنی اصلاح کرے۔ اور اپنی طرف نظر ہی نہ ہو۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 681)

## قرآن کریم کو حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام کے اصولوں پر سمجھنا چاہئے

’’ایک احمدی کو خاص طور پر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس نے قرآن کریم پڑھنا ہے، سمجھنا ہے، غور کرنا ہے اور جہاں سمجھ نہ آئے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وضاحتوں سے یا پھر انہیں اصولوں پر چلتے ہوئے اور مزید وضاحت کرتے ہوئے خلفاء نے جو وضاحتیں کی ہیں ان کو ان کے مطابق سمجھنا چاہئے۔ اور پھر اس پر عمل کرنا ہے تب ہی ان لوگوں میں شمار ہو سکیں گے جن کے لئے یہ کتاب ہدایت کا باعث ہے۔ ورنہ تو احمدی کا دعویٰ بھی غیروں کے دعوے کی طرح ہی ہوگا کہ ہم قرآن کو عزت دیتے ہیں۔ اس لئے ہر ایک اپنا اپنا جائزہ لے کہ یہ صرف دعویٰ تو نہیں؟ اور دیکھے کہ حقیقت میں وہ قرآن کو عزت دیتا ہے؟ کیونکہ اب آسمان پر وہی عزت پائے گا جو قرآن کو عزت دے گا اور قرآن کو عزت دینا یہی ہے کہ اس کے سب حکموں پر عمل کیا جائے۔ قرآن کی عزت یہ نہیں ہے کہ جس طرح بعض لوگ شیلفوں میں اپنے گھروں میں خوبصورت کپڑوں میں لپیٹ کر قرآن کریم رکھ لیتے ہیں اور صبح اٹھ کر ماتھے سے لگا کر پیار کر لیا اور کافی ہو گیا اور جو برکتیں حاصل ہونی تھیں ہو گئیں۔ یہ تو خدا کی کتاب سے مذاق کرنے والی بات ہے۔ دنیا کے کاموں کے لئے تو وقت ہوتا ہے لیکن سمجھنا تو ایک طرف رہا، اتنا وقت بھی نہیں ہوتا کہ ایک دو رکوع تلاوت ہی کر سکیں۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 690)

## جائزے لیں کہ ہم نے قرآن کو چھوڑ تو نہیں دیا

’’قرآن کریم میں آیا ہے کہ وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا (الفرقان:13) اور رسول کہے گا اے میرے رب! یقیناً میری قوم نے اس قرآن کو متروک کر چھوڑا ہے۔ پس احمدیوں کو ہمیشہ فکر کرنی چاہئے کیونکہ ماحول کا بھی اثر ہو جاتا ہے۔ دنیاداری بھی غالب آ جاتی ہے۔ کوئی احمدی کبھی بھی ایسا نہ رہے جو کہ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت نہ کرتا ہو، کوئی احمدی ایسا نہ ہو جو اس کے احکام پر عمل نہ کرتا ہو۔ اللہ نہ کرے کہ کبھی کوئی احمدی اس آیت کے نیچے آ جائے کہ اس نے قرآن کریم کو متروک چھوڑ دیا ہو۔ پس اس کے لئے توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جو کمیاں ہیں ہر ایک کو اپنا اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ ہمارے اندر کوئی کمی تو نہیں۔ ہم نے قرآن کریم کو چھوڑ تو نہیں دیا۔ تلاوت باقاعدگی سے ہو رہی ہے یا نہیں۔ ترجمہ پڑھنے کی کوشش ہو رہی ہے کہ نہیں۔ تفسیر سمجھنے کی کوشش ہو رہی ہے کہ نہیں۔ متروک چھوڑنے کا مطلب یہی ہے کہ اس کے حکموں پر عمل نہیں کر رہے نہ اللہ کے حقوق ادا کر رہے ہیں نہ بندوں کے حقوق ادا کر رہے ہیں۔ ایسی صورت میں جب ہر کوئی اپنا جائزہ لے تو ہر ایک کو اپنا علم ہو جائے گا کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 697)

## جماعتی نظام اور ذیلی تنظیمیں جائزہ لیں کہ افراد جماعت بدعات میں مبتلاء تو نہیں ہو رہے

’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ:

’’پیر بنیں۔ پیر پرست نہ بنیں‘‘ یہاں یہ بھی بتا دوں کہ بعض رپورٹیں ایسی آتی ہیں، اطلاعیں ملتی رہتی ہیں، پاکستان میں بھی اور دوسری جگہوں میں بھی، بعض جگہ ربوہ میں بھی کہ بعض احمدیوں نے اپنے دعاگو بزرگ بنائے ہوئے ہیں۔ اور وہ بزرگ بھی میرے نزدیک نام نہاد ہیں جو پیسے لے کر یا ویسے تعویذ وغیرہ دیتے ہیں یا دعا کرتے ہیں کہ 20 دن کی دوائی لے جاؤ، 20 دن کا پانی لے جاؤ یا تعویذ لے جاؤ۔ یہ سب فضولیات اور لغویات ہیں۔ میرے نزدیک تو وہ احمدی نہیں ہیں جو اس طرح تعویذ وغیرہ کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے دعا کروانے والا بھی یہ سمجھتا ہے کہ میں جو مرضی کرتا رہوں، لوگوں کے حق مارتا رہوں، میں نے اپنے بزرگ سے دعا کروالی ہے اس لئے بخشا گیا، یا میرے کام ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ مومن کہلانا ہے تو میری عبادت کرو، اور تم کہتے ہو کہ پیر صاحب کی دعائیں ہمارے لئے کافی ہیں۔ یہ سب شیطانی خیالات ہیں ان سے بچیں۔ عورتوں میں خاص طور پر یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے، جہاں جہاں بھی ہیں ہمارے ایشین (Asian) ملکوں میں اس طرح کا زیادہ ہوتا ہے یا جہاں جہاں بھی Asians اکٹھے ہوئے ہوتے ہیں وہاں بھی بعض دفعہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے ذیلی تنظیمیں اس بات کا جائزہ لیں اور ایسے جو بدعات پھیلانے والے ہیں اس کا سدباب کرنے کی کوشش کریں۔ اگر چند ایک بھی ایسی سوچ والے لوگ ہیں تو پھر اپنے ماحول پر اثر ڈالتے رہیں گے۔ نہ صرف ذیلی تنظیمیں بلکہ جماعتی نظام بھی جائزہ لے اور جیسا کہ میں نے کہا کہ چند ایک بھی اگر لوگ ہوں گے تو اپنا اثر ڈالتے رہیں گے۔ اور شیطان تو حملے کی تاک میں رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بات ماننے والے بننے کی بجائے اس طرح بعض شرک میں پڑنے والے ہو جائیں گے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 766)

## جائزہ لیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی کتنی باتوں پر عمل کرنے والے ہیں

’’جب خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں گے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں ضرور پھر پکار سنتا ہوں مگر اس شرط کے ساتھ کہ جو بندے میری باتوں پر بھی عمل کریں۔ تو اگر جائزہ لیں اور اگر ہم سارے جائزہ لیتے رہیں تو پتہ لگ جاتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی کتنی باتوں پر عمل کرنے والے ہیں۔ خود بخود اس جائزے کے ساتھ ہی دعا کی قبولیت کے نہ ہونے کے شکوے دور ہو جاتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل عزت دعا کرنے والا اس لئے ہے کہ وہ خالص ہو کر اس کے آگے جھکتا ہے اس کے آگے، اس کے سامنے حاضر ہوتا ہے، اس سے فریاد کرتا ہے، اس میں کوئی دکھاوا نہیں ہوتا۔ وہی صاحب عزت ہے جو اس کی رضا کی خاطر کر رہا ہے اور یہ چھپ کر بھی ہوتا ہے اور ظاہر بھی ہوتا ہے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 865)

## رمضان میں اپنی برائیوں کا جائزہ لیں

’’حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں۔ جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان کی حالت میں رکھے اور اپنا محاسبہ نفس کرتے ہوئے رکھے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دئے جائیں گے اور اگر تمہیں معلوم ہوتا کہ رمضان کی کیا کیا فضیلتیں ہیں تو تم ضرور اس بات کے خواہشمند ہوتے کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔ تو یہاں دو شرطیں بیان کی گئی ہیں۔ پہلی یہ کہ ایمان کی حالت اور دوسری ہے محاسبۂ نفس۔ اب روزوں میں ہر شخص کو اپنے نفس کا بھی محاسبہ کرتے رہنا چاہئے۔ دیکھتے رہنا چاہئے کہ یہ رمضان کا مہینہ ہے اس میں میں جائزہ لوں کہ میرے میں کیا کیا برائیاں ہیں، ان کا جائزہ لوں۔ ان میں سے کون کون سی برائیاں ہیں جو میں آسانی سے چھوڑ سکتا ہوں ان کو چھوڑوں۔ کون کون سی نیکیاں ہیں جو میں نہیں کر سکتا یا میں نہیں کر رہا۔ اور کون کون سی نیکیاں ہیں جو مَیں اختیار کرنے کی کوشش کرو۔ تو اگر ہر شخص ایک دو نیکیاں اختیار کرنے کی کوشش کرے اور ایک دو برائیاں چھوڑنے کی کوشش کرے اور اس پر پھر قائم رہے تو سمجھیں کہ آپ نے رمضان کی برکات سے ایک بہت بڑی برکت سے فائدہ اٹھا لیا۔‘‘

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 428)

(باقی آئندہ ہفتہ کو ان شاءاللہ)

# سالانہ رزلٹ میٹرک و انٹرمیڈیٹ 2022ء

## اسکولز و کالجز نظارت تعلیم ربوہ پاکستان

امسال آغاخان ایگزیمنیشن بورڈ کی طرف سے ملکی سطح پر اوور آل صرف پہلی پوزیشن، صوبائی سطح پر اوور آل پہلی تین پوزیشنز اور صوبائی سطح پر گروپ وائز بھی پہلی تین پوزیشنز کا اعلان کیا گیا۔ محض خدا کے فضل سے امسال جماعتی تعلیمی ادارہ جات کے طلباء و طالبات نے درج ذیل تفصیل کے مطابق پوزیشنز حاصل کیں ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
ان پوزیشنز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

### میٹرک لیول پر سال 2022ء کے سالانہ رزلٹ

- امسال بورڈ کی طرف سے صوبائی سطح پر اوور آل اور سائنس گروپ وائز (اختیاری مضامین) پوزیشنز کا اعلان کیا گیا۔
- صوبہ بھر میں کل 08 پوزیشنز یعنی اوور آل 04 اور سائنس گروپ وائز (اختیاری مضامین) 04 پوزیشن حاصل ہوئیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

### میٹرک اوور آل پوزیشنز (صوبہ پنجاب)

| پوزیشن | نام طالبعلم | نام والد | 1100 میں سے حاصل کردہ نمبر | ادارہ |
|---|---|---|---|---|
| اول | کائنات علی | محمد علی | 1060 | نصرت جہاں اکیڈمی گرلز ہائی سکول |
| اول | کاشفہ آصف | محمد آصف | 1060 | مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول |
| دوم | شافیہ کرامت | کرامت اللہ ظفر | 1053 | نصرت جہاں اکیڈمی گرلز ہائی سکول |
| سوم | عائزہ علی | مبارک علی | 1052 | مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول |

### میٹرک سائنس گروپ پوزیشنز (اختیاری مضامین) صوبہ پنجاب

| پوزیشن | نام طالبعلم | نام والد | 450 میں سے اصل کردہ نمبر | ادارہ |
|---|---|---|---|---|
| اول | فریحہ رحمان | شفقت رحمان | 436 | نصرت جہاں اکیڈمی گرلز ہائی سکول |
| دوم | کاشفہ آصف | محمد آصف | 435 | مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول |
| سوم | عاطفہ ثاقب | نجم الثاقب محمود | 433 | بیوت الحمد گرلز ہائیر سیکنڈری سکول |
| سوم | کائنات علی | محمد علی | 433 | نصرت جہاں اکیڈمی گرلز ہائی سکول |

اس طرح اس دفعہ نظارت تعلیم ربوہ کے 4 سکولز ایسے ہیں جن کی طالبات نے بورڈ میں پوزیشنز حاصل کیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

### انٹرمیڈیٹ لیول پر سال 2022ء کے سالانہ رزلٹ

- امسال صوبائی سطح پر اوور آل اور گروپ وائز (اختیاری مضامین) پوزیشنز کا اعلان کیا گیا۔
- صوبہ بھر میں کل 14 پوزیشنز (اوور آل 03 اور گروپ وائز (اختیاری مضامین) 11پوزیشن) حاصل ہوئیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

### انٹرمیڈیٹ اوور آل پوزیشنز (صوبہ پنجاب)

| پوزیشن | نام طالبعلم | نام والد | 1100 میں سے حاصل کردہ نمبر | ادارہ |
|---|---|---|---|---|
| اول | بریرہ نصیر احمد | مرزا نصیر احمد | 1061 | نصرت جہاں کالج (گرلز) |
| دوم | طیبہ منیر | طارق منیر | 1059 | نصرت جہاں کالج (گرلز) |
| سوم | امتہ الباری | حافظ عبدالجبار | 1054 | نصرت جہاں کالج (گرلز) |

### انٹرمیڈیٹ گروپ وائز پوزیشنز (صوبہ پنجاب)

#### پری میڈیکل گروپ (اختیاری مضامین)

| پوزیشن | گروپ | نام طالب علم | نام والد | 600 میں سے حاصل کردہ نمبر | ادارہ |
|---|---|---|---|---|---|
| اول | پری میڈیکل | بریرہ نصیر احمد | مرزا نصیر احمد | 588 | نصرت جہاں کالج (گرلز) |
| دوم | پری میڈیکل | طیبہ منیر | طارق منیر | 586 | نصرت جہاں کالج (گرلز) |
| سوم | پری میڈیکل | سلیمان خالد | محمد خالد تنویر | 584 | نصرت جہاں کالج (بوائز) |

#### پری انجینئرنگ گروپ (اختیاری مضامین)

| پوزیشن | گروپ | نام طالب علم | نام والد | 600 میں سے حاصل کردہ نمبر | ادارہ |
|---|---|---|---|---|---|
| اول | پری انجینئرنگ | منزہ رئیس بٹ | محمد رئیس بٹ | 583 | نصرت جہاں کالج (گرلز) |
| دوم | پری انجینئرنگ | ظفرالاسلام | فخرالاسلام | 582 | نصرت جہاں کالج (بوائز) |
| سوم | پری انجینئرنگ | مرزا حزقیل احمد | مرزا محمود احمد | 577 | نصرت جہاں کالج (بوائز) |

#### جنرل سائنس گروپ (اختیاری مضامین)

| پوزیشن | گروپ | نام طالب علم | نام والد | 600 میں سے حاصل کردہ نمبر | ادارہ |
|---|---|---|---|---|---|
| اول | جنرل سائنس | کشمالہ احمد | محمد احمد شاہد | 572 | نصرت جہاں کالج (گرلز) |
| دوم | جنرل سائنس | نوید احمد باجوہ | فرید احمد باجوہ | 569 | نصرت جہاں کالج (بوائز) |
| سوم | جنرل سائنس | فواد احمد | ارشد محمود | 513 | نصرت جہاں کالج (بوائز) |

**آرٹس گروپ (اختیاری مضامین)**

| پوزیشن | گروپ | نام طالب علم | نام والد | 600 میں سے حاصل کردہ نمبر | ادارہ |
|---|---|---|---|---|---|
| اول | آرٹس | سائرہ افضل | محمد افضل | 508 | نصرت جہاں کالج (گرلز) |
| دوم | آرٹس | حانیہ سحر | عبدالعزیز | 501 | نصرت جہاں کالج (گرلز) |

## تفصیل رزلٹ کلاس میٹرک

### کلاس نہم

- امسال نظارت تعلیم کے ربوہ میں 06 سکولز کے کلاس نہم کے 459 طلباء نے آغاخان اگزامینیشن بورڈ کا امتحان دیا جن میں سے 441 طلباء پاس ہوئے جو کل تعداد کا 96 فیصد بنتے ہیں۔
- محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے 39 طلباء نے 90 فیصد سے زائد نمبر حاصل کئے جبکہ 128 طلباء نے 80 فیصد سے لے کر 89 فیصد تک نمبر حاصل کئے۔

### کلاس دہم

- امسال نظارت تعلیم کے ربوہ میں 06 سکولز کے کلاس دہم کے 476 طلباء نے آغاخان اگزامینیشن بورڈ کا امتحان دیا جن میں سے 100 فیصد طلباء کامیاب قرار پائے۔ الحمدللہ علی ذالک
- محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے 51 طلباء نے 90 فیصد سے زائد نمبر حاصل کئے جبکہ 114 طلباء نے 80 فیصد سے لے کر 89 فیصد تک نمبر حاصل کئے۔

## تفصیل رزلٹ کلاس انٹرمیڈیٹ

### کلاس گیارہویں

- امسال نظارت تعلیم کے ربوہ میں 02 کالجز کے کلاس گیارہویں کے 405 طلباء نے آغاخان اگزامینیشن بورڈ کا امتحان دیا جن میں سے 386 طلباء پاس ہوئے جو کل تعداد کا 95.3 فیصد بنتے ہیں۔
- محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے 10 طلباء نے 90 فیصد سے زائد نمبر حاصل کئے جبکہ 70 طلباء نے 80 فیصد سے لے کر 89 فیصد تک نمبر حاصل کئے۔

### کلاس بارہویں

- امسال نظارت تعلیم کے ربوہ میں 02 کالجز کے کلاس بارہویں کے 350 طلباء نے آغاخان اگزامینیشن بورڈ کا امتحان دیا جن میں سے 345 طلباء پاس ہوئے جو کل تعداد کا 98.57 فیصد بنتے ہیں۔
- محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے 46 طلباء نے 90 فیصد سے زائد نمبر حاصل کئے جبکہ 59 طلباء نے 80 فیصد سے لے کر 89 فیصد تک نمبر حاصل کئے۔

---

رپورٹ: انصر عباس۔ نمائندہ الفضل ساؤتومے اینڈ پرنسپ

# پرنسپ جزیرے میں دوسری مسجد بیت البشیر کا افتتاح

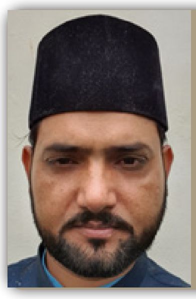

مؤرخہ 26 جون 2022ء کو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے جماعت احمدیہ کو ساؤتومے ملک کے جزیرہ پرنسپ (Principe) کے ایک گاؤں پرایا آبادی (Praia Abade) میں دوسری اور ملک میں پندرویں مسجد کے افتتاح کی توفیق ملی۔ یہ مسجد 8 میٹر چوڑائی کے ساتھ Octagon کا ڈیزائن ہے جس میں تقریباً ساٹھ افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ یہ گاؤں پرنسپ جزیرے کے ایک خوبصورت ساحل پر واقع ہے۔ یہاں کے تمام لوگ عیسائی مذہب کے پیروکار تھے۔

مارچ 2019ء میں پہلی مرتبہ مکرم ومحترم انصر عباس صاحب مبلغ انچارج وصدر جماعت احمدیہ ساؤتومے و پرنسپ کے ذریعے دس لوگ عیسائیت چھوڑ کر اسلام احمدیت میں داخل ہوئے۔ اس کے بعد یہاں سے دو خدام مشن ہاؤس نماز سیکھنے کے لئے آئے۔ نماز اور قرآن سیکھ کر واپس گئے۔ یہاں تعلیم وتربیت کے پروگرام کرنے شروع کئے گئے تو مزید کچھ لوگ اسلام احمدیت میں داخل ہوئے۔ اس پر یہاں مسجد بنانے کا پروگرام بنایا گیا۔

12بجے دوپہر مسجد کا افتتاح تھا۔ اس جزیرے کے دس مختلف مقامات سے احباب جماعت اور بہت سے غیر مسلم دوست بھی افتتاح میں شامل

ہوئے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ پھر خدام کے ایک گروپ نے نظم پیش کی۔ مکرم دودو صاحب صدر جماعت آبادی نے مسجد اور نماز باجماعت کی اہمیت کے بارے تقریر کی۔ انہوں نے کہا کہ نماز ہر مسلمان پر فرض ہے۔ ہم احمدی مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ مسجد کے اداب کا خیال رکھیں اور پانچ وقت نماز باجماعت کا اہتمام۔ جماعت احمدیہ ساؤتومے و پرنسپ نے مسجد کی تعمیر پر احباب جماعت کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ اس مسجد کا نام بیت البشیر ہے۔ تو اس مسجد میں آنے والے تمام احمدی ہمیشہ اس جزیرے کی عوام کو بشارتیں دینے والے کام کریں۔ یہ مسجد امن کا گہوارہ بنے، اس جزیرے کی عوام کی بھلائی کے کام اس مسجد میں ہوں، اس مسجد کا فیض تمام اقوام اور مذاہب تک پہنچے۔ آمین۔

## تاثرات

محترم جوزے ایمانوئل صاحب نے کہا کہ مسجد کے افتتاح میں شامل ہو کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ ہمارے گاؤں میں جب مسجد بنی اس وقت میں مسلمان نہیں تھا۔ میرا بیٹا پہلے احمدی مسلمان ہوا۔ اس نے مجھے بھی تبلیغ کی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ میں بھی مسلمان ہوگیا۔ ہم اپنے گاؤں کی مسجد کا خیال رکھتے ہیں اسی طرح آپ لوگ بھی اپنی مسجد کا خیال رکھیں۔ ہماری بھی لوگوں نے بڑی مخالفت کی تھی۔ جب سچائی کا علم ہوا تو بہت سے لوگ اسلام کی طرف مائل ہوتے جا رہے ہیں۔ اس لئے کسی مخالفت سے گھبرانا نہیں۔ دین کا علم حاصل کریں۔

یونیورسٹی کے ایک طالب علم محترم والدو (Waldo) صاحب نے کہا کہ مجھے ابھی کچھ ہی عرصہ ہوا کہ اسلام میں داخل ہوا ہوں۔ پرنسپ جزیرے میں ایک دن میری ملاقات جماعت احمدیہ کے مبلغ عباس سے ہوئی۔ اسلام کی تعلیمات امن ومحبت، ایک دوسرے کا خیال رکھنا، والدین کی عزت کرنا، میرے لئے ہدایت کا موجب بنیں۔ آج یہاں پہلی دفعہ مسجد کے افتتاح میں شامل ہونا میرے لئے اعزاز کی بات ہے۔

راہول صاحب نے کہا کہ مسجد کے افتتاح میں پہلی دفعہ شامل ہوا ہوں۔ میں گاشپر گاؤں کا رہنے والا ہوں۔ افتتاح میں شامل ہو کر بڑی خوشی ملی۔ میں بھی تربیتی کلاس میں شامل ہوا تھا۔ ہمارے گاؤں میں بھی جماعت کی ترقی ہورہی ہے۔ ہم سب مل کر جماعت کے مشن کو آگے بڑھاتے چلے جائیں گے۔ ان شاء اللہ

ایک غیر احمدی مصری تاجر (جو کافی عرصہ سے اس جزیرے پر مقیم ہے) محسن صاحب نے کہا کہ اس جزیرے پر جماعت احمدیہ کے ذریعے بڑی تیزی سے اسلام پھیل رہا ہے۔ پہلے یہاں کوئی مسلمان نہیں تھا۔ اب اسلام کی دو مساجد بن چکی ہیں۔ میں تو یہاں تجارت کے لئے آیا ہوں۔ مجھے سمجھ نہیں آتی تھی کہ کیسے اسلام کا پیغام یہاں پہنچایا جائے۔ اب جماعت احمدیہ کے ذریعے اسلام کی ترقی دیکھ کر بڑی خوشی ہوتی ہے۔

نماز ظہر وعصر کے بعد تمام شاملین میں کھانا تقسیم کیا گیا۔ اس پروگرام میں دس مختلف مقامات سے 170احباب شامل ہوئے۔ خدا تعالیٰ تمام شاملین کے ایمان و ایقان میں ترقی دیتا چلا جائے۔ آمین

رپورٹ: شاہد محمود خان۔ مبلغ سلسلہ کانگو کنشاسا

# کونگو کنشاسا میں مشی کے مقام پر مسجد کا افتتاح

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کونگو کنشاسا کو جماعت مشی Mushie باندوندو ریجن صوبہ مائی دو مبے Mai-Ndombe میں ایک نئی مسجد کی تعمیر کی توفیق ملی۔ یہاں پر جماعت کا قیام 2005ء میں ہوا۔لیکن بعض وجوہات کی بنا پر ان سے رابطہ کٹ گیا 2014ء میں یہاں پر دوبارہ رابطہ ہوا 2015ء میں سابقہ میئر باندوندو Aisha Cathy صاحبہ نے احمدیت قبول کی اور جلسہ سالانہ یو کے میں شامل ہو کر حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔اور اپنے آبائی علاقہ Mushie میں اپنی کچھ زمین جماعت کو ہبہ کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔جلسہ یو کے سے واپس آ کر انہوں نے ایک پلاٹ جس میں کچھ کمرے تعمیر تھے جماعت کے لیے وقف کر دیا۔ مقامی احمدی وہاں پر نماز ادا کرنے لگے،احباب جماعت کی تعداد کو دیکھتے ہوئے یہاں بڑی مسجد بنانے کا فیصلہ کیا گیا،مسجد کا اکثر میٹریل باندوندو شہر سے بذریعہ دریا وہاں تک پہنچایا گیا کیونکہ زمینی راستہ نہایت لمبا اور دشوار گزار ہے۔مکرم خالد محمود شاہد امیر و مبلغ انچارج کونگو کنشاسا کے ایماء پر مکرم فرید احمد بھٹی ریجنل مبلغ باندوندو ریجن نے مؤرخہ 15 دسمبر 2021ء کو اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھ کر باقاعدہ کام کا آغاز کیا۔اس مسجد کی تعمیر میں تقریباً 6 ماہ لگے۔ریجنل مبلغ مکرم فرید احمد بھٹی،معلم سلسلہ مکرم شریف Tshitenge اور جماعت احمدیہ Mushie نے بڑی محنت اور جانفشانی کے ساتھ اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

## مسجد کا افتتاح

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مؤرخہ 4 جولائی 2022ء کو اس مسجد کا افتتاح ہوا۔اکرم خالد محمود شاہد امیر و مبلغ انچارج کونگو کنشاسا نے مسجد کا افتتاح کیا۔امیر صاحب باندوندو شہر سے تیس سے زائد افراد کے وفد کے ساتھ Mushie پہنچے۔باندوندو شہر سے Mushie تک جو راستہ اختیار کیا جاتا ہے اس میں چار مختلف دریا آتے ہیں۔ان دریاؤں کے نام یہ ہیں

- River Kwilu
- River Kwango
- River Kasai
- River Mai Ndombe

اس طرح امیر صاحب کی قیادت میں یہ وفد 6 گھنٹے کا طویل سفر ایک چھوٹی موٹر بوٹ میں کرنے کے بعد منزل مقصود تک پہنچے۔دوران سفر جب نماز کا وقت آیا تو عین دریا میں سے گزرتے ہوئے میگا فون پر اذان دی گئی۔اس منظر نے بھی سماں باندھ دیا کہ وہ جماعت جس کو ایک خطہ زمین میں اذان سے روکا گیا ہے وہ روئے زمین کے دریاؤں میں بھی اذان کے ذریعہ نام خدا کو بلند کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔دوران سفر احباب جماعت وقتاً فوقتاً نعرہ ہائے تکبیر بھی بلند کرتے رہے۔

Mushie پہنچنے پر مقامی جماعت نے نہایت پر جوش استقبال کیا۔مقامی رواج کے مطابق گاؤں کی خواتین نے رنگ برنگی چادروں سے وفد کو ہوا دی اور پھر وہ چادریں زمین پر بچھا دیں اور امیر صاحب کو وفد کے ہمراہ ان پر چل کر مسجد میں داخل ہونے کی دعوت دی۔یہ نظارہ ان کے اخلاص و وفا کا منہ بولتا ثبوت تھا۔

افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جس کے بعد Juma Bomba صاحب صدر جماعت Mushie نے استقبالیہ پیش کیا۔اس کے بعد مکرم محمد بولیے صاحب معلم سلسلہ نے جماعت کا تعارف پیش کیا۔بعد ازاں مکرم صدر صاحب نے مسجد کے تعمیر کی رپورٹ پیش کی،اس کے بعد امیر صاحب نے خطاب کیا اور احمدیوں کو مسجد کی تعمیر کے بعد اس کو آباد کرنے کے حوالہ سے ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا اور غیر از جماعت احباب کو واضح الفاظ میں خدا کے مسیح کی آمد سے متعلق تبلیغ کی۔

بعد ازاں مہمانوں نے اپنے تاثرات بیان کئے۔ Micheline Mpiba صاحبہ Territorial Administrator نے جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ ان کے علاقہ میں ایک خوبصورت مسجد بنائی جو اس شہر کے ماتھے کا جھومر ہے۔نیز انہوں کہا کہ ہم ہمیشہ جماعت کے ساتھ تعاون کریں گے تا کہ احمدی امن اور آزادی سے اپنی عبادات بجالا سکیں۔

دیگر مہمانوں نے بھی اظہار خیال کیا۔عیسائیوں کے تین فرقوں کے نمائندگان نے کہا کہ آج ہمیں اسلام کا ایک نیا چہرہ دیکھنے کو ملا ہے اور جس رنگ میں آپ لوگوں نے عیسائیت کا ذکر کیا ہے یہ بھی ہمارے لیے ایک نئی چیز ہے۔

اس کے بعد امیر صاحب نے بطور علامت فیتہ کاٹا اور دعا کروائی۔اس کے بعد کھانا پیش کیا۔جس کے بعد اس پر وقار تقریب کا اختتام ہوا۔شاملین احمدی احباب اور مہمانوں کی تعداد 270 سے زائد تھی۔کھانے کے بعد نماز مغرب و عشاء ادا کی گئی۔

مسجد کا مسقف حصہ 96مربع میٹر ہے جس میں 200افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہے۔اسی طرح مسجد کے میناروں کی اونچائی دس میٹر ہے۔یہ مینارے دور سے ہی نظر آنا شروع ہو جاتے ہیں۔

## میڈیا کوریج

### الیکٹرانک میڈیا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پروگرام کو میڈیا کی مقامی اور ملکی سطح پر اچھی کوریج ملی۔

مندرجہ ذیل ٹی وی اور ریڈیو چینلز نے خبر نشر کی

- RTNC/Radio tv
- FM BANDUNDU
- RTBD-TV

ان میں سے RTNC/Radio tv اور RTBD-TV نے تقریب افتتاح کی ڈاکومنٹری نشر کی جس کا دورانیہ نصف گھنٹہ تھا۔

### پرنٹ میڈیا

مسجد قمر کے افتتاح کی خبریں مندرجہ ذیل اخبارات میں شائع ہوئیں

- کونگو کنشاسا کی نیوز ایجنسی ACP
- Le Potentiel
- Le Courrier de Kinshasa
- L'AVENIR
- Africa News

Le Courrier de Kinshasa نے اپنی 11جولائی 2022ء کی اشاعت میں لکھا کہ:

''تمام شاملین نے مسجد کے حوالہ سے ایک مثبت تاثر دیا خصوصاً اس حوالہ سے کہ یہ ایک ایسا موقع ہے جو شہر کی تعمیر و ترقی،دین اسلام کی حسین تعلیمات اور احمدی احباب کی تربیت کا ذریعہ بنے گا۔''

مزید بر آں 8 ویبسائٹس نے بھی اس حوالہ سے خبر نشر کی اور جماعت احمدیہ کی مساعی کو سراہا۔

ایک محتاط اندازے کے مطابق اس میڈیا کوریج کے نتیجے میں 10لاکھ سے زائد افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔

اللہ تعالیٰ ان تمام افراد کو جنہوں نے اس کی تعمیر میں حصہ لیا اجر عظیم سے نوازے اور اس مسجد کے تعمیر کے نیک نتائج پیدا کرے۔آمین

## دعا کا تحفہ

### شکر نعمت، اعمال صالحہ اور اصلاح اولاد کی دعا

روایات میں ذکر ہے اس دعا کے مانگنے والے اول حضرت ابوبکرؓ تھے جن کی یہ دعائیں قبول ہوئی کہ ان کے والدین، بھائی اور ساری اولاد نے اسلام قبول کر لیا۔

(تفسیر الدر المنثور للسیوطی جلد 5 صفحہ 41)

رَبِّ اَوۡزِعۡنِیۡۤ اَنۡ اَشۡکُرَ نِعۡمَتَکَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنۡ اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰٮہُ وَاَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ ۚؕ اِنِّیۡ تُبۡتُ اِلَیۡکَ وَاِنِّیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۱۶﴾

(الاحقاف:16)

اے میرے رب! مجھے اس بات کی توفیق دے کہ تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہے۔(اور اس بات کی بھی توفیق دے) کہ میں ایسے اچھے اعمال کروں جن کو تو پسند کرے اور میری اولاد میں بھی نیکی کی بنیاد قائم کر میں تیری طرف جھکتا ہوں اور میں تیرے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں۔

(قرآنی دعائیں از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 33)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

رپورٹ: عبدالنور۔ نمائندہ الفضل آن لائن آئیوری کوسٹ

# نگران ہیومینیٹی فرسٹ آئیوری کوسٹ میں

ہیومینیٹی فرسٹ، آئیوری کوسٹ میں خدمت انسانیت کے کئی ایک پراجیکٹس پر کام کر رہی ہے جن میں ضروریات زندگی کی فراہمی کے ساتھ، تعلیمی، میڈیکل سہولیات کی فراہمی شامل ہے۔جن کے تحت فری میڈیکل کیمپس کے انعقاد کے ساتھ ساتھ مختلف مواقع پر مفت اشیائے خوردونوش فراہم کرنا شامل ہے۔ان خدمت کے کاموں میں آئیوری کوسٹ میں ایک بڑے میڈیکل سہولیات کے لیس جدید ہسپتال کی تعمیر ہو یا پھر پرائمری سکولز کی تعمیر، چکی(milling machine) ہو یا پانی کے پمپس لگوانے کے کام ہوں۔

چنانچہ دوران سال ہیومینیٹی فرسٹ انٹرنیشنل کی جانب سے آئیوری کوسٹ کے لئے نئے نگران برائے ہیومینیٹی فرسٹ(country manager) کا انتخاب کیا گیا۔مکرم صباحت احمد یہ خدمت سونپے جانے کے بعد پہلی مرتبہ آئیوری کوسٹ کے دورہ کے لئے مع مکرم روحان اللہ چیمہ تشریف لائے۔مکرم عبدالقیوم پاشا امیر ومشنری انچارج آئیوری کوسٹ سے ملاقات کے ساتھ ساتھ ہیومینیٹی فرسٹ آئیوری کوسٹ کی ٹیم مع صدر ہیومینیٹی فرسٹ مکرم یحيٰی وترا Yaya Ouattara کئی

روز پر مشتمل دورہ کے دوران انھیں مختلف اضلاع میں ہیومینیٹی فرسٹ کی جانب سے جاری خدمت انسانیت کے کاموں کا دورہ کروایا۔جس میں ہیومینیٹی فرسٹ کی جانب سے تعمیر کردہ تین پرائمری سکولز بالترتیب سان پیدرو(sanpedro)، زوں ہوئیں(zouan-Houein)، کابلاں آئیسیکرو(Kablan Ahissikro) کےسکولز شامل ہیں جہاں پر طلباء و والدین کے ساتھ ساتھ سکول انتظامیہ نیز ریجنل مشنریز جماعت احمدیہ کے ساتھ بھی ملاقات کی گئی۔سکولز کے دورہ جات کے ساتھ دوران سفر مختلف مقامات پر قیام کے دوران ان جگہوں پر موجود ہیومینیٹی فرسٹ کے کاموں کا دورہ بھی کیا گیا مثلاً گائینوا(Gagnoa) ریجن کے ایک گاؤں Djedjedigbepa میں لگائی گئی برائیوس پینے کی مشین کا جائزہ بھی شامل تھا۔اس دورہ میں مختلف آفیشلز کے ساتھ وقتاً فوقتاً میٹنگز بھی شامل تھی۔دورہ کے دوران ایک موقع پر Kablan Ahissikro پرائمری سکول جاتے ہوئے ٹیم ہیومینیٹی فرسٹ کو 9 کلومیٹر تک گاڑی کا رستہ نہ ہونے کے باعث پگڈنڈی نما کیچڑ والے رستہ پر موٹر سائیکلز سفر کرنا پڑا۔ دورہ کے اختتام پر مکرم صباحت احمد نگران ہیومینیٹی فرسٹ برائے آئیوری کوسٹ نے ہیومینیٹی فرسٹ آئیوری کوسٹ کی ٹیم کے

ساتھ میٹنگز بھی کیں جس میں ہیومینیٹی فرسٹ کے کئے گئے کاموں کے ساتھ ساتھ آئندہ کے لائحہ عمل پر بات کی گئی نیز دوران دورہ سامنے آنے والے مختلف امور کو بھی زیر بحث لایا گیا۔اللہ سے دعا ہے کہ وہ اس دورہ کے دوررس اثرات مرتب کرے اور ہیومینیٹی فرسٹ کو اپنی خدمت انسانیت کے کاموں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرماتا جائے۔آمین

## ایک سبق آموز بات

### شعور کی روشنی

آپ کے تمام دنیاوی خوف، اضطراب اور شکوک وشبہات شعور کی روشنی میں سکڑنے لگ جاتے ہیں اور دھیرے دھیرے معدوم ہو کر غائب ہونے لگتے ہیں - اپنے خالق کا شعور ہی دراصل آپ کی خود آگاہی بھی ہے اور اس کے نتیجے میں آپ کی اپنے خالق کے ہونے کا احساس اور پھر اس کا فہم وادرک اور اپنے وجود کی غرض و غایت سے آگاہی - یہ صرف اور صرف فضل ومعرفت کی وجہ سے ممکن ہوتا ہے - جب تک خالق خود مہربان نہ ہو، کوئی دنیاوی علم اور منطق آپ کو اپنے خالق کی معرفت اور ادراک نہیں دے سکتا۔

کاشف احمد

## طلوع وغروب آفتاب

| | 20/اگست2022ء | طلوع فجر | غروب آفتاب |
|---|---|---|---|
| مکہ مکرمہ | | 04:41 | 18:47 |
| مدینہ منورہ | | 04:36 | 18:52 |
| قادیان | | 04:29 | 19:07 |
| ربوہ | | 04:09 | 18:47 |
| اسلام آباد ٹلفورڈ | | 04:27 | 20:15 |

## فقہی کارنر

### امام بطور وکیل کے ہوتا ہے

کسی کے سوال پر (حضرت مسیح موعودؑ نے) فرمایا۔

پرہیز گار کے پیچھے نماز پڑھنے سے آدمی بخشا جاتا ہے نماز تو تمام برکتوں کی کنجی ہے نماز میں دعا قبول ہوتی ہے۔ امام بطور وکیل کے ہوتا ہے اُس کا اپنا دل سیاہ ہو تو پھر وہ دوسروں کو کیا برکت دے گا۔

(الحکم 31 جولائی 1901ء)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)